عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

٦

جمادی الثانی

١٤٢٠ھ

اکتوبر

١٩٩٩ء

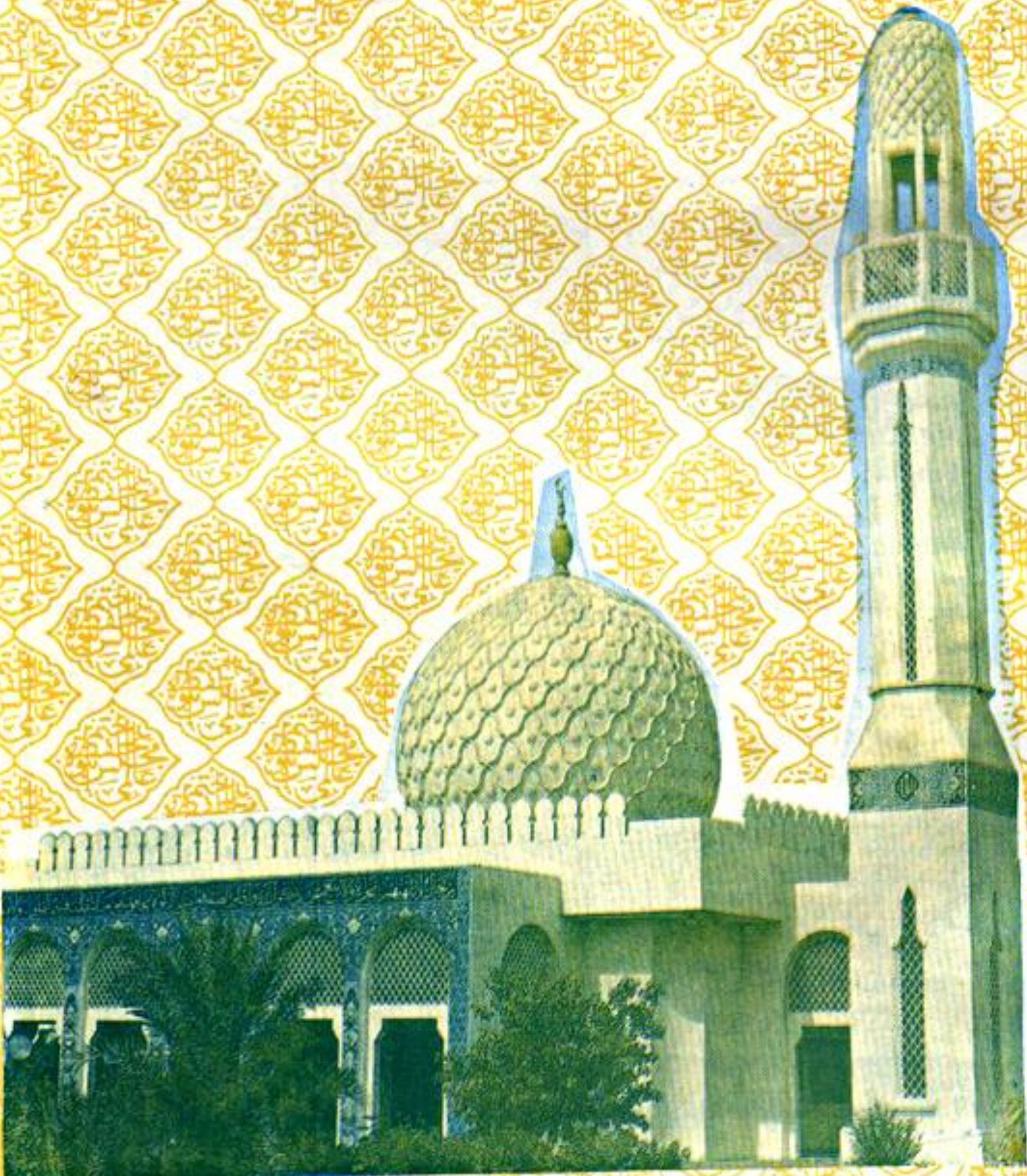

بسرپرستی مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۳ / 6 ۳۶

قیمت فی شمارہ ۱۰/ روپے
سالانہ ۱۰۰/ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰/ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ
علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر:۔ صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت:۔ جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

اداریہ		۳
تقریر: حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ	ادارہ	۱۰
دنیا راہ گزر ہے	مولانا فداء الرحمٰن درخواستی	۳۸
گوہر شاہی کے کفریہ عقائد	مولانا حق نواز	۴۰
غازی علم الدینؒ شہید کے نقش قدم پر	علامہ ابو ٹیپو	۴۷
عقیدہ ختم نبوت کا تسلسل	مفتی محمد نعمان	۵۱
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	۵۳
تبصرہ کتب	ادارہ	۶۳

اداریہ

کارگل کی شاندار فتح اور افسوسناک پسپائی!

4جولائی1999ء کا دن موجودہ حکومت کے لئے منحوس ثابت ہوا ہے۔ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے "اعلان واشنگٹن" پر دستخط کر کے امریکی صدر کلنٹن کی خوشنودی تو حاصل کر لی لیکن اس کے بدلے رسوائی اور قوم کی ناراضگی مول لے لی۔ بھاری مینڈیٹ کے زعم میں مبتلا وزیر اعظم کو قوم کے غیض وغضب کا اندازہ اس وقت ہوا جب وہ لاہور ائرپورٹ پر اترے۔ سکیورٹی والوں نے اس قدر غیر معمولی حفاظتی اقدامات اس سے پہلے کبھی نہ کئے تھے۔

"اعلان واشنگٹن" کے ساتھ ہی ملک کی سیاسی جماعتوں کے جسم میں جان آگئی گویا واشنگٹن معاہدہ نے نیم بے ہوش سیاسی جماعتوں کو گلوکوز اور آکسیجن مہیا کر دی' عوام مہنگائی' ناانصافی' کرپشن' بے روزگاری' لوٹ کھسوٹ' معاشی ناہمواری' اور حکومت کی ناقص پالیسیوں کے باعث پہلے حکومتی جماعت سے نالاں اور دل برداشتہ تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے صبر کا پیمانہ لبریز نہیں ہوا تھا۔ "اعلان لاہور" کے بعد "اعلان واشنگٹن" نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ کارگل کی پہاڑیوں پر جیتی ہوئی جنگ کو کلنٹن کی میز پر ہار دیا گیا۔ مادر وطن کی محبت نے انگڑائی لی' قوم کا جذبہ حب الوطنی جاگ اٹھا یہ بات غیر جانب دارانہ طور پر کہی جاسکتی ہے کہ کل حکومت کے قصیدے پڑھنے والے آج حکومت کے مرثیے لکھ رہے ہیں خود حکومتی جماعت کے کارکنوں نے برملا جبکہ پارٹی رہنماؤں نے نجی مجلسوں میں وزیر اعظم کے کمزور طرز عمل پر ندامت کا اظہار کیا ہے' قوم نے ملکی سالمیت' دفاع اور کشمیر سے والہانہ لگاؤ کی بنا پر ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ سب کچھ برداشت کر سکتی ہے لیکن شہدائے وطن کے خون سے غداری کرنے والے بزدل حکمرانوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔

کارگل کے محاذ پر شاندار کامیابی کی یاد اور پسپائی کا داغ ہمیں مدتوں یاد رہے گا۔ مہم کسی نوعیت کی ہو' خاص طور پر فوجی مہمات' ان کی باقاعدہ منصوبہ بندی ہوتی ہے۔ ابتداء سے اختتام تک ہر صورت حال کی جزئیات تک طے کی جاتی ہیں۔ قوم' جاننا چاہتی ہے کہ اگر کارگل کی پہاڑیوں کو حسرت ویاس کی حالت میں چھوڑ کر لوٹنا ہی تھا تو وہاں جانے کا مقصد ہی کیا تھا؟ فوجی مبصرین حیران ہیں کہ کارگل کے محاذ پر

کامیابیاں سمیٹنے والے مجاہدین کو کس حکمت کے تحت واپس بلایا گیا؟ جبکہ صورتحال نہ صرف مجاہدین کے حق میں تھی بلکہ کارگل محاذ کی کامیابی ان کھلے محاذوں کی پیشگی کامیابی و کامرانی کی نوید دے رہی تھی' تجزیہ نگاروں کے مطابق فوجی نکتہ نظر سے کارگل کے محاذ پر نہ صرف پاکستان کا پلہ بھاری تھا بلکہ ہم 1971ء کی شکست کا داغ دھونے کی پوزیشن میں تھے۔ مجاہدین نے بھارت کی سیاچن کی گزرگاہ کاٹ کر 25 ہزار بھارتی فوجیوں کو محصور کر دیا تھا۔ جو صرف قدرت کے رحم و کرم پر تھے' اگر موجودہ حکومت نے مخصوص مفادات کی خاطر کارگل چھوڑنا ہی تھا تو کم از کم بھارت سے مذاکرات کر کے کچھ لو کچھ دو کی روائتی حکومتی پالیسی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا۔

ایٹمی دھماکہ کرنے سے پہلے امریکی دباؤ کی پروانہ کرنے والے اور امریکی صدر کی حکم عدولی کرنے والے پاکستانی وزیر اعظم نے آخر کارگل محاذ پر اس قدر کمزوری کا مظاہرہ کیوں کیا؟ سیاسی حلقے تو اب اسے بھی ڈرامہ بازی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ سی ٹی بی ٹی پر دونوں ملک برابری کی بنیاد پر دستخط کر سکتے ہیں۔ بھارتی بالادستی کو ختم کرنے کیلئے ایٹمی دھماکہ ناگزیر تھا جو کر دیا گیا' ان سربستہ رازوں سے نہ جانے کب پردہ اٹھے گا؟ یہ پوشیدہ بھید نہ جانے کب کھلیں گے؟ اس میں شک نہیں کہ ہمیں قدرت نے کشمیر کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا ایک سنہری موقع دیا تھا' جو ہم نے اپنی حماقت' کمزوری ایمان اور عدم استقامت کے باعث گنوا دیا۔ ملکوں اور قوموں کی تاریخ میں انہیں ایسے مواقع روز روز نہیں ملا کرتے یہ بات ہم جذبات کی بنا پر نہیں حقائق کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر کارگل محاذ پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا جاتا اور کسی بیرونی دباؤ کو قبول نہ کیا جاتا تو آج بھارت گھٹنے ٹیک کر کشمیر پلیٹ میں سجا کر دیتا۔ کشمیر کی قسمت کا فیصلہ اعلان لاہور سے ہوگا نہ اعلان واشنگٹن سے' بھارت صرف طاقت کی زبان سمجھتا ہے۔ ہم مدتوں پچھتاتے رہیں گے کہ کارگل سے ہاتھ کھینچ کر ہم نے اپنے آپ پر اور بالخصوص جموں و کشمیر کے مظلوم و محکوم مسلمانوں پر کتنا بڑا ظلم کیا ہے۔ اخبارات میں چھپنے والے مستند مضامین کے حوالہ سے بھارتی فوج کی تعداد دس بارہ لاکھ کے قریب ہے۔ اس وقت ساڑھے سات لاکھ بھارتی فوج جموں و کشمیر کی وادیوں میں بکھری پڑی ہے' تامل ناڈو' آسام' ناگالینڈ' منیر و قبائل' منی پور' اڑیسہ بہار میں علیحدگی کی تحریکوں کو کچلنے اور شورش دبانے کے لئے کم از کم اڑھائی لاکھ بھارتی فوجی مخصوص ہوں گے۔ مشرقی پنجاب میں سکھوں کی خالصتان کی تحریک کی تلوار بھارتی حکومت کے سر پر لٹک رہی ہے۔ اے کاش! آج جنرل محمد ضیاء الحق زندہ ہوتے' بھارت کی

سرحدیں، چین، پاکستان، بنگلہ دیش، برما، بھوٹان اور نیپال سے ملی ہوئی ہیں۔ چھوٹے ملک چھوڑ کر چین پاکستان اور بنگلہ دیش کی سرحدوں پر بھارت کیوں کر غافل رہ سکتا ہے؟ پاکستان کے ساتھ بھارت کی سترہ سو میل لمبی سرحد ہے۔ چین کی سرحدیں بھارت کے لئے مستقل خطرہ ہیں۔ بنگلہ دیش کے ساتھ بھارت کی سرحدی جھڑپوں کی مستقل اطلاعیں آرہی ہیں۔ ان تین ملکوں کی سرحدوں پر بھارت اگر تین لاکھ فوج تعینات کرتا ہے تو پاکستان سے جنگ لڑنے کے لئے بھارت کے پاس کتنی عسکری قوت باقی رہ جاتی ہے؟ فوجی نکتہ نظر سے پاکستان کی پوزیشن بھارت کے مقابلے میں بہت بہتر ہے۔ کیونکہ ایران اور خاص طور پر افغانستان کی سرحدوں پر ہمارے لئے کوئی خطرہ نہیں بلکہ دونوں طرف سے صورتحال خوش آئند ہے۔ لڑائی کی صورت میں پشت کا محفوظ ہونا نہایت ضروری ہے۔ سو اس لحاظ سے پاکستان خوش قسمت ہے۔ کتے کی دم پر پاؤں رکھا جائے تو وہ کاٹنے کو لپکتا ہے۔ 1965ء میں ہم نے جموں و کشمیر میں کمانڈوز بھیجے جیسے ہی بھارتی دم پر ہمارا پاؤں آیا اس نے لاہور پر حملہ کر کے اپنی مرضی کا محاذ کھول ڈالا۔ کارگل میں ہزیمت اٹھانے والی بھارتی فوج کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا لیکن بھارت کو پاکستان پر کسی جانب سے حملہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بھارت جنگ کرنے کی پوزیشن میں نہ تھا۔ اس کی عسکری قوت بھارت میں بکھری پڑی تھی۔ جموں و کشمیر میں مجاہدین کے ہاتھوں بھارتی فوج مدتوں زخم چاٹتی رہے گی۔ کارگل کی شکست کے باعث بھارتی فوج نفسیاتی دباؤ کا شکار ہوگئی۔ اس محاذ میں ناکامی نے بھارتی فوجی افسران کو ذہنی طور پر مفلوج کر کے رکھ دیا۔ کارگل کی جنگ عین اس وقت نقطہ عروج پر پہنچی جب بھارت میں عام انتخابات کا غلغلہ تھا۔ صد افسوس کہ پاک وطن کے کمزور دل حکمرانوں نے بھارت کے اندرونی سیاسی انتشار سے بھی فائدہ نہ اٹھایا کیا بھارت نے 1971ء میں ہمارے اندرونی خلفشار اور سیاسی بحران سے فائدہ اٹھا کر ہمیں دولخت نہیں کیا تھا؟ قوم کف افسوس کیوں نہ ملے کہ ہمارے حکمرانوں نے ازلی ابدی دشمن بھارت سے بدلہ لینے کا سنہری موقع گنوادیا۔ قوموں کی تاریخ گواہ ہے کہ ان کے دشمنوں نے اندرونی بحرانوں اور انتشار سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے برصغیر پاک و ہند کی سیاسی انارکی سے فائدہ اٹھا کر اپنے قدم جمائے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے انگریز ہندوستان کے حکمران بن گئے۔ سقوط بغداد گواہ ہے کہ بغداد کی گلی کوچوں میں مذہبی مناظروں اور مباحث سے دشمن نے کس طرح فائدہ اٹھایا؟ اس طرح کی بیسیوں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ پاکستانی وزیراعظم نے سیاہ چن میں محصور ہزاروں بھارتی فوجیوں کی

زندگیاں بچاکر اور بھارت کے عام انتخابات میں واجپائی کی دانستہ یا غیر دانستہ مدد کر کے بھارت کے لئے بہت بڑی خدمت سر انجام دی ہے۔اس کے لئے ثبوت کے طور پر نیشنل عوامی پارٹی کے رہنما غلام احمد بلور کا بیان ہی کافی ہے جن کی بھارت دوستی مسلم ہے۔ میاں نواز شریف سے ناراض ہونے کے باوجود انہوں نے وزیر اعظم کے اقدام کو سراہا ہے۔

پاکستانی حکمرانوں کا شیوہ رہا ہے کہ اسلام اور کشمیر پر صرف زبانی جمع خرچ کیا جائے۔اب جو کشمیر کے مسئلہ کے حل کا عملاً موقع آیا تو ہمارے حکمران گردکی طرح بیٹھ گئے۔ موجودہ قیادت نے امریکہ کی خوشنودی اور امریکی صدر کے حکم پر کشمیر کاز کو قربان کر دیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کارگل کی طرف قدم ہی نہ اٹھائے جاتے۔اب کشمیر کا مسئلہ بہت پیچھے چلا گیا ہے۔قدرت بھی روز روز مواقع نہیں دیا کرتی۔

برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی!

امسال 8اگست 1999ء بروز اتوار چودہویں سالانہ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد میں حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے مذہبی سکالروں دینی وسیاسی رہنماؤں نے خطاب کیا۔اس سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس حاضری کے لحاظ سے بہت کامیاب رہی۔ برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد کا ہال ،گیلری، تہہ خانہ سامعین سے بھرے ہوئے تھے۔مقررین حضرات نے عقیدہ ختم نبوت ،رد قادیانیت اور عالم اسلام کے مسائل کے حوالہ سے خطابات کئے۔کانفرنس میں روائتی جوش وخروش اور ولولہ پہلے سے بڑھ کر تھا۔برطانیہ کے مختلف شہروں سے مسلمان کوچوں کاروں کے ذریعہ قافلوں اور انفرادی حیثیت سے شامل ہوئے۔کانفرنس کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور سرکار دو عالم ﷺ کی نظر کرم کا صدقہ ہے۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی دعاؤں تمام علماء برطانیہ ،مبلغین اور جماعتی احباب ورفقاء کی محنت اور اخلاص کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفر اور برطانیہ میں قادیانیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو عظیم کامیابی اور کامرانی عطا فرمائی۔

کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے

سرحد حکومت کے حکم پر قائد جمیعت مولانا فضل الرحمٰن کو 3 ستمبر کی شب ڈیرہ اسماعیل خان سے گرفتار کیا گیا اور دو روز بعد حکومت نے ہاتھ کھڑے کر کے مولانا کو رہا کرنے میں اپنی عافیت جانی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق مولانا فضل الرحمٰن 4 ستمبر کو جنوبی وزیرستان میں منعقد ہونے والی امریکہ مردہ باد ریلی میں شرکت کے لئے جانے والے تھے۔ سرحد حکومت نے مولانا موصوف کے داخلہ پر پابندی لگادی اور وجہ یہ بیان کی کہ جنوبی وزیرستان چونکہ قبائلی علاقے میں شامل ہے اس لئے وہاں سیاسی جلسے اور جلوس نہیں ہوسکتے۔ مولانا فضل الرحمٰن کو کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان نے ہر چند قائل کرنے کی کوشش کی لیکن مولانا موصوف اپنے اصولی موقف پر ڈٹے رہے کہ اگر حکمران جنوبی وزیرستان میں جلسے کر سکتے ہیں تو انہیں کیونکر روکا جاسکتا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن کی گرفتاری پر جمیعت علماء اسلام اور بالخصوص دینی حلقوں میں غم وغصہ کی لہر کا دوڑنا ایک فطری امر تھا۔ صوبہ سرحد' بلوچستان اور آزاد قبائل میں خاص طور پر مولانا کی گرفتاری پر شدید رد عمل ہوا۔ صوبہ سرحد کے سیاسی و دینی رہنماؤں نے مولانا فضل الرحمٰن کو رہا نہ کرنے کی صورت میں شاہراہ ریشم کو بند کرنے کی دھمکی دی۔ جنوبی وزیرستان کے لوگ اس بات پر مشتعل تھے کہ ان کے مہمان کو روک کر ان کی توہین کی گئی۔ آزاد قبائل کے لوگ زبان کم اور بندوق زیادہ استعمال کرنے کے قائل ہیں۔ حکومتوں کا وطیرہ رہا ہے کہ وہ ہمیشہ طاقت کی زبان سمجھتے ہیں یہ حکومت کی سخت نادانی تھی کہ اس نے مولانا فضل الرحمٰن پر اس وقت ہاتھ ڈالا جب مولانا موصوف "امریکی نفرت" کا ہتھیار استعمال کر کے قوم کی آنکھوں کا تارہ بن گئے تھے۔ مولانا کی گرفتاری اگر صوبہ سرحد کی حکومت کا فیصلہ تھا تو اس نے وفاقی حکومت کو بے خبر رکھ کر اس کے لئے مشکلات کا سامان بہم پہنچایا ہے۔ ثانیاً مولانا فضل الرحمٰن کی نظر بندی میں وفاقی حکومت کی مرضی شامل تھی تو مرکزی حکومت نے امریکہ کی خوشنودی کے حصول کے لئے اپنی قربانی کا نذرانہ پیش کرنے میں اچھی خاصی حماقت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب جبکہ مولانا فضل الرحمٰن کو دو دن کی سرکاری مہمان نوازی کے بعد رہا کیا جاچکا ہے' مولانا یقیناً جنوبی وزیرستان کے دورے پر جائیں گے تو ان کا استقبال بلاشبہ پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔ ملک کے دیگر شہروں میں ان کے دوروں میں انہیں پہلے سے زیادہ پزیرائی حاصل ہوگی۔ سیاسی حلقوں کی رائے کے مطابق مولانا فضل الرحمٰن کا گراف کافی نیچے گر چکا تھا۔ لیکن امریکہ کے خلاف نعرہ نے انہیں قوم میں

سربلند کر دیا۔ قوم میں امریکہ کے خلاف نفرت انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ امریکہ کے خلاف جرات مندی کی بنا پر مولانا فضل الرحمٰن کو عوام الناس میں ایک ممتاز مقام حاصل ہوا ہے۔ یہ امریکی نفرت کا نتیجہ ہے کہ دینی سیاسی رہنماؤں نے مولانا کی نظر بندی پر شدید رد عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ حکومت کو نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہئے کہ امریکی خوشنودی کا ہر اقدام اسے کتنا مہنگا پڑے گا۔

مولانا عبیداللہ چترالی کا سانحہ قتل

مولانا عبیداللہ چترالی جمعیت علماء اسلام کے معروف رہنما اور دینی وسیاسی ورکر تھے۔ ہر باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جرات مندی اور بہادری سے باطل قوتوں کا تعاقب جاری رکھے ہوئے تھے۔ امریکہ' بھارت' اسرائیل سمیت تمام طاغوتی طاقتیں چترال' دیر سمیت ریاستوں کو آغا خانی ریاست قرار دے کر پاکستان میں دوسرا اسرائیل قائم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ مولانا چترالی کا وجود لادین عناصر کی سازشوں کی راہ میں سکندری بنا ہوا تھا اور انہیں کئی مرتبہ قتل کی دھمکیاں مل چکی تھیں اور یہ سب کچھ مقامی انتظامیہ کے علم میں تھا لیکن مقامی انتظامیہ مولانا چترالی شہید کی حفاظت میں ناکام رہی اور مولانا کو نہایت بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ مولانا کے ورثا اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کا یہ مطالبہ حق بجانب ہے کہ مولانا شہید کے قتل کی ہائی کورٹ کے جج سے انکوائری کرائی جائے اور سازش میں شریک عناصر کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے بلکہ انہیں عبرتناک سزا دی جائے۔ ادارہ لولاک' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا شہید کے ورثا کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

مولانا مفتی ولی محمد درویش انتقال فرما گئے

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے استاذ شیخ التفسیر مولانا مفتی ولی محمد درویش گذشتہ دنوں قندھار میں انتقال کر گئے :اناللہ وانا الیہ راجعون ۰

مرحوم ایک عالم ربانی استاذ لاثانی تھے۔ علوم عالیہ وآلیہ میں مہارت کاملہ رکھتے تھے۔ ان کی رحلت جامعہ بنوری ٹاؤن کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم 'مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اکرم طوفانی' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد

اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں مولانا عبید اللہ چترالی اور مولانا ولی محمد کی شہادت 'وفات کو ملک وملت کے لئے نا قابل تلافی نقصان قرار دیا اور دعا کی کہ خداوند قدوس مرحومین کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور ان کے ساتھ اپنے شایان شان معاملہ فرمائیں نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی بھی دعا کی۔

مولانا محمد اکرم طوفانی کے لئے دعائے صحت کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینئر مبلغ' مرکزی ناظم نشرواشاعت اور سرگودھا جماعت کے روح رواں مولانا محمد اکرم طوفانی گذشتہ دنوں موٹروے پر کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ مجلس کے رہنماؤں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم 'حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا قاضی احسان احمد' مولانا مفتی محمود الحسن اور اورنگ زیب اعوان نے کمپلکس انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد میں ان کی عیادت کی۔ قارئین و جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد اکرم طوفانی کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ از 39

جیسے آئے تھے جاؤ گے۔ فرعون وہامان' شداد' نمرود و قارون کون خزانے اپنے ساتھ لے گیا۔ لہٰذا اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ دنیا ومافیہا کی محبت دل سے نکال کر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت کو دل میں جگہ دو۔

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
وہ بھائی بدن تیرا جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہی ہوگا ایک دن جس کو کیڑوں نے کھانا ہے

اصلی مقصد حاصل کرنے میں کانٹا آتے ہی اسے ہٹا دو۔ دنیا کی راحتیں جس روپ میں بھی آکر تجھے خراب کرنے کی کوشش کریں اسے ٹھوکر مار دے۔ سرور کائنات ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر چل کر اپنی آخرت کو بہتر بنا اور اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر دنیا میں مسافروں کی طرح رہ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کر۔ تاکہ دنیا و آخرت میں ہمیشہ کی راحت حاصل ہو۔

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب : مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ سبحانک لاعلم لنا الا ماعلمتنا انک انت العلیم الحکیم رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدہ من لسانی یفقہو قولی ۔

اللھم صلی علی سیدنا ونبینا وشفیعنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین وعلی عبادک الصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین اما بعد فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین ۔ ولا تستوی الحسنۃ ولا السیۃ ادفع بالتی ھی احسن فاذالذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ۔ ومایلقھا الا الذین صبروا ومایلقھا الا ذو حظ عظیم ۔ صدق اللہ العظیم ۔

دوستو، بزرگو اور بھائیو ! آپ کو علم ہے کہ یہ جلسہ جس میں آپ شریک ہیں "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے زیر اہتمام منعقد ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا موضوع بھی مسئلہ ختم نبوت ہے اور میری تقریر بھی اسی مسئلہ پر ہوگی۔ لیکن ایک موضوع یا ایک مضمون پر تقریر کرنے کی عادت نہیں رہی دراصل کچھ بڑھاپا آگیا ہے اور عمر کے ساتھ ساتھ ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ وقت کے تقاضے بھی بڑھ گئے ہیں۔ تقاضائے وقت کے لحاظ سے جی چاہتا ہے کہ یہ بات بھی کہی جائے اور وہ بات بھی ضرور کہنی چاہیے۔ ضرورت اس بات کی بھی ہے اور اس کی بھی۔

چنانچہ میں نے اپنا معمول یہ بنالیا ہے کہ مختلف موضوع میری تقریر میں زیر بحث آتے ہیں۔ پہلے ایک

مضمون بیان کرلیتا ہوں اور کچھ وقت اس پر صرف کرتا ہوں اور سامعین کو بتادیتا ہوں کہ اب یہ موضوع ختم ہوگیا' اب دوسرے موضوع کی طرف آتا ہوں اس موضوع پر اپنے علم اور اپنی بساط کے مطابق جب کچھ اظہار خیال کرلیتا ہوں تو پھر تیسرے موضوع کا آغاز کرتا ہوں۔ اور حاضرین مجلس کو اس تبدیلی موضوع کی بابت مطلع کردیتا ہوں تاکہ ایک ہی وقت میں اپنی تقریر کے دوران جو جو موضوع زیر بحث آئیں وہ سننے والوں کی سمجھ میں الگ الگ آجائیں اور کسی قسم کا خلط مبحث نہ ہونے پائے۔

اب پہلا مسئلہ تو ملک کے آئین ودستور کا ہے۔ ہمارا یہ ملک جس کا نام پاکستان ہے جب سے اسے آزادی ملی ہے بڑی مشکلات میں سے گزرتا رہا ہے۔ اب بھی یہ ایک مشکل دور سے گزر رہا ہے چاہیے تو یہ تھا کہ ہم اب پانچویں الیکشن کی تیاری کررہے ہوتے۔ جیسا کہ ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان میں جو ہمارے ساتھ ہی آزاد ہوا پانچویں عام انتخابات ہونے والے ہیں ہمارے یہاں بھی جمہوریت کا یہ عمل جاری رہتا اور پچھلے چار انتخابات میں برسر اقتدار آنے والی حکومتیں اس ملک کی تعمیروترقی میں مصروف ہوتیں۔ لیکن افسوس کہ ہم یہاں ۲۲ برس کے عرصہ میں ایک بھی صحیح جمہوری انتخاب نہیں کراسکے۔ ملک میں بجائے آئین کی حکومت قائم ہونے کے تین مرتبہ مارشل لاء لگ چکا ہے۔ ملک میں مارشل لاء اس وقت لگتا ہے جب ملک کو بچانے کی اور کوئی صورت باقی نہ رہی ہو اور صرف فوج ہی کے ذریعہ ملک کو قائم رکھا جاسکتا ہو۔ پہلے جو دو مارشل لاء لگے ہیں مجھے ان کے بارے میں کچھ نہیں کہنا۔ لیکن اس مرتبہ جو مارشل لاء لگا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

انگریز کے دور اقتدار میں جب کبھی میں سفر میں ہوتا اور کسی فوجی پر نظر پڑتی تو اسے دیکھ کر طبیعت میں تکدر پیدا ہوتا۔ اس کے خلاف غم وغصہ اور نفرت کے جذبات پیدا ہوتے اور دکھ ہوتا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو انگریزی اقتدار کو بچانے کے لئے لڑتے ہیں اور مسلمان ملکوں کے خلاف بھی انگریز انہیں استعمال کرتا ہے۔ اور اس طرح ہماری غلامی کی زنجیروں کو یہ فوجی اور زیادہ مضبوط کرتے ہیں۔ لیکن آزادی کے حصول کے بعد فوج کے بارے میں میرے نقطہ نگاہ میں نمایاں تبدیلی رونما ہوئی۔ اب میں جب کسی فوجی کو دیکھتا ہوں تو میرے دل میں ان کے لئے محبت کے جذبات ابھرتے ہیں اور ان کے لئے دل میں ایک خاص قدرومنزلت پیدا ہوتی ہے اور سوچتا ہوں کہ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی جان پر کھیل کر ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ملک کے پہرے دار اور چوکی دار ہیں ملک کی سالمیت اور اس کے استحکام کے تحفظ کے ذمہ دار ہیں۔ بلاشبہ فوج ہمارا قیمتی سرمایہ ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ۶۵ء کی جو جنگ برپا ہوئی تھی۔ اس میں حق تعالیٰ کی امداد ہمارے شریک حال رہی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر خاص فضل وکرم تھا اس معرکہ میں ہماری فوج نے جو شاندار کارنامے سرانجام دیئے اور جس طرح دشمن کے دانت کھٹے کئے اور ملک کے تحفظ اور قوم کی عزت کو بچانے کے لئے ہماری فوج نے جو عظیم الشان قربانیاں پیش کیں اور جس بہادری سے وہ میدان جنگ میں لڑے اس سے ہمارے دلوں میں فوج کی قدر ومنزلت اور اس کی عزت واحترام میں اور اضافہ ہوا اور اس کی وقعت پہلے سے بڑھ گئی۔

ہمارے موجودہ صدر مملکت آغا محمد یحییٰ بھی فوجی جرنیل ہیں وہ بھی مارشل لاء کے ذریعے صدر بنے ہیں۔ لیکن یہ مارشل لاء انتہائی ناگزیر حالات میں لگایا گیا یہ واقعہ ہے کہ ملک میں زبردست سیاسی انتشار رونما ہوچکا تھا۔ تشدد کی ایک لہر تھی جس نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ یہ انتشار اور خلفشار کیسے پیدا ہوا؟ کون اس کا ذمہ دار تھا؟ کس نے اس قسم کے حالات ملک میں پیدا کئے؟ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کیونکہ وقت کم ہے اور یہ مضمون تفصیل کا محتاج ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ ملک کے حالات نہایت خراب تھے ہر طرف شکست وریخت کا بازار گرم تھا توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کا عمل جاری تھا ایسے نازک وقت میں فوج آگے بڑھی اور اس نے ملک کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا فوج نے بروقت مداخلت کی اور ملک کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کر اس کو محفوظ کردیا۔ پاکستان کی گرتی ہوئی قوت کو بحال کیا اور وہ بدامنی جس کے باعث ہم تباہی کے کنارے پر آپہنچے تھے اسے ختم کرکے ہمیں تباہی سے بچالیا۔ غرض یہ کہ موجودہ مارشل لاء نے ملک وقوم کا صحیح معنوں میں تحفظ کیا۔ بیرونی خطرات سے بچانا تو فوج کی ہمیشہ ذمہ داری ہے لیکن اس مرتبہ فوج نے مداخلت کرکے ہمیں اندرونی خطرات سے نجات دی۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری فوج کو زیادہ طاقت ور بنائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ارادہ وعمل میں زیادہ سے زیادہ اخلاص کی توفیق ارزانی فرمائے اور ملک وقوم کے تحفظ وبقاء کے لئے انہیں بیش از بیش خدمت کی سعادت نصیب فرمائے اور ہمارے جن بھائیوں نے ۶۵ء کی جنگ میں حصہ لیا انہیں زیادہ سے زیادہ بلند مراتب عطا فرمائے۔

وقت آرہا ہے کہ اگلے سال انتخاب ہوگا ہمارے صدر صاحب نے ۷۰ء کو انتخابات کرانے کے عزم کا اظہار کیا ہے ان کا موقف یہ ہے کہ سیاسی جماعتیں اپنی ازسرنو تنظیم کریں اور یہ جو ہمارے ہاں سیاسی جماعتوں کی بھرمار ہے اسے کم کریں۔ اور انہوں نے سیاست دانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی سیاست کی بنیاد صحیح مقاصد پر رکھیں تاکہ فوج زمام اقتدار ان کے سپرد کرکے واپس بیرکوں میں چلی جائے تاکہ فوج ملک کی حکومت چلانے کی بجائے سرحدوں کی حفاظت کے لئے تیاری کرے۔

صدر صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے جس سے ہمارے دلوں میں فوج کی عزت اور بڑھ گئی ہے۔

۷۰ء کا یہ عام انتخاب پچھلے ۲۲ برس کے دوران پہلا اور صحیح جمہوری انتخاب ہوگا۔ اس لئے میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ سب بڑے تدبر سے' بڑی سوجھ بوجھ سے' بڑے تحمل سے 'لڑائی جھگڑے کو چھوڑ کر تو تکار اور تھوکا فضیحتی کو چھوڑ کر یہ کوشش کریں کہ ملک کو ایک بہتر دستور اور اچھا آئین میسر آئے اور ملک کی سیاست صحیح نہج پر استوار ہو۔

یہ ایک طرح سے میری تقریر کی تمہید تھی اور یہ جو کچھ میں نے عرض کیا اپنی تقریر کے پیش لفظ کے طور پر کیا ہے۔ اب میں ایک' دو' تین' چار' کر کے ترتیب وار چند مضامین پیش کرتا ہوں۔

آزادی وطن

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگرچہ دولت کا کمانا بڑا مشکل ہے مگر دولت کمانے کے بعد اسے سنبھال کر رکھنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ جس طرح کسی کاشتکار کا فصل کو کاشت کرنا کھیتی کی بوائی اور بیجائی کرنا ایک محنت طلب کام ہے لیکن جب کھیتی بار آور ہو جائے تو اس کی حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ محنت درکار ہوتی ہے۔ کاشتکار جن دنوں فصل بوتا ہے تو اسے صرف دن کو مشقت کرنی پڑتی ہے مگر جب فصل بار آور ہو جائے تو اس کی دن کے علاوہ رات کو بھی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ جب کھیتی ہری بھری ہو جاتی ہے' جب باغ میں پھل لگ جاتا ہے تو رات بھر جاگ جاگ کر اس کی دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے۔ میرے کہنے کا مدعا یہ ہے کہ ملک کو آزاد کرانا ایک مشکل کام ضرور تھا۔ مگر آزادی کو برقرار رکھنا اس سے زیادہ مشکل ہے۔ آزادی کی جنگ جب لڑی جاتی ہے تو مقابلہ ایک کھلے دشمن سے ہوتا ہے۔ جس نے بزور شمشیر ہمارے ملک پر قبضہ کیا ہوتا ہے۔ اس جنگ میں بساط بھر حصہ لیا جاتا ہے۔ کوئی غم اور فکر نہیں ہوتا زیادہ سے زیادہ قربانی دینے میں ایک لطف محسوس ہوتا ہے۔ لیکن جب ملک آزاد ہو جائے تو اس وقت جوش سے زیادہ ہوش اور جذبات سے زیادہ عقل درکار ہوتی ہے۔ زیادہ تحمل اور قوت برداشت سے کام لینا پڑتا ہے تب کہیں جا کر آزادی کا پودا پروان چڑھتا ہے۔ انگریز جب تک اس ملک پر حکمران رہا ہم اس کے خلاف جذباتی انداز میں جدوجہد کرتے رہے۔ غصہ آتا تھا تو اس کا برملا اظہار کرتے تھے توڑ پھوڑ اور شکست و ریخت سے بھی گریز نہیں کرتے تھے کیونکہ انگریز سے ہماری دشمنی تھی ہم ایسا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے جب اس کو زک نہ پہنچائیں۔ وہ دور ہماری غلامی کا دور تھا اس لئے غم وغصہ کا جارحانہ اظہار نامناسب نہیں تھا مگر اب جبکہ ہم آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔ ہمیں بے جا

غیظ و غضب کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اب یہ ملک ہمارا اپنا ملک ہے۔ ہمارے گھر پر اگر دشمن نے قبضہ کرلیا ہو تو ہم اسے جلا کر راکھ کردینے میں بھی کوئی تامل نہیں کریں گے لیکن جب ہمارا گھر ہمیں مل گیا ہو تو اب ہم اگر گھر والوں سے ناراض بھی ہوں گے تو اسے جلائیں گے نہیں اسے سنوارنے اور درست کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں گے اس کے اندر کی اصلاح کریں گے اس کی بنیادوں کو مضبوط کریں گے۔ کیونکہ اب یہ ہمارا گھر ہے اور ہماری ملکیت میں ہے اس کا نقصان ہمارا اپنا نقصان ہے۔ ہم یہ نقصان کبھی گوارہ نہیں کریں گے یہ بات یاد رکھیئے کہ گھر عقل و فہم سے، دانش مندی سے، صبرو حوصلہ سے، تحمل اور بردباری سے آباد کئے جاتے ہیں۔ ہمیں سوجھ بوجھ سے کام لینا ہوگا، شعور اور معاملہ فہمی کا ثبوت دینا ہوگا۔

فرقہ واریت کا بھوت

میں یہ بات کھل کر کہنا چاہتا ہوں اس ملک میں عظیم اکثریت اہل سنت والجماعت کی ہے دوسرے لفظوں میں عرض کروں کہ اس ملک میں بسنے والے زیادہ تر حنفی المسلک ہیں اور یہ حنفی المسلک لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہیں ایک گروہ اپنے آپ کو دیوبندی کہتا ہے اور دوسرا بریلوی۔ اہل حدیث حضرات بھی ملک میں موجود ہیں مگر وہ حنفیوں کی نسبت تعداد میں کم ہیں۔ شیعہ بھائی بھی ہیں مگر سنیوں کے مقابلہ میں ان کی تعداد بہت کم ہے اکثریت بہر حال یہاں حنفی مسلک کے متبعین کی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا حنفی مسلک کے لوگ دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک دیوبندی اور دوسرا بریلوی۔ یہ تفریق انگریز نے پیدا کی اس کی حکومت کی بنیادی پالیسی ہی یہ تھی کہ ”پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو“ اس لئے وہ عوام کے مختلف طبقات میں فرقہ بندی کو ہوا دیتا تھا اور اس طرح قوم کو الو بنا کر اپنا الو سیدھا کرتا تھا۔ بہر حال انگریز کی ان دسیسہ کاریوں کی بدولت ان دونوں گروہوں میں کٹا چھنی رہی یہ آپس میں چھوٹے چھوٹے مسائل پر لڑتے رہے۔ کچھ تو انگریز کے آلہ کار تھے اور اپنے مفاد کے لئے اس لڑائی کو تیز تر کرنے میں مصروف تھے اور کچھ ان کے جال میں پھنس کر اس لڑائی میں شریک ہوگئے۔

حضرت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پر ایک مثال دیا کرتے تھے کہ ایک گاؤں میں چور گھس آیا کتے کی نظر اس پر پڑی تو وہ بھونکنے لگا اس کی آواز سن کر دوسرے کتوں نے بھی چور کو دیکھ کر بھونکنا شروع کردیا اب اصل بھونکنے والا تو وہی پہلا کتا تھا۔ جس نے چور کو دیکھ کر بھونکنا شروع کیا تھا اور

دوسرے کتے اس کی دیکھا دیکھی اس کی آواز میں آواز ملانے لگے اور بھونکنے کا ایک اچھا خاصا پروگرام شروع ہوگیا۔

یہ مثال محض بات کو زیادہ واضح کرنے اور سمجھانے کے لئے دی جارہی ہے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ انہیں کتا کہا جارہا ہے آخر میں بھی تو ان دونوں میں سے ایک گروہ میں شامل ہوں اس لئے مقصود کسی کی دل آزاری نہیں یا طعن و تشنیع نہیں ہے۔ میں اگر اپنے بیٹے کو گدھا کہہ دوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سچ مچ کا گدھا ہے۔ اس سے مقصود صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ میرا بیٹا کم عقل ہے میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ کچھ لوگ تو اس لئے اختلافات کو ہوا دے رہے تھے کہ انگریز نے ان کے ذمہ یہ کام لگادیا تھا وہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ اور کچھ لوگ ان کی باتیں سن کر ان سے متاثر ہوگئے اور ان کے ساتھ مل کر بولنے لگے۔ ایک کو میں نے برا بھلا کہا' اس نے مجھے کوسا' ادھر میرے کسی حامی کو غصہ آگیا' ادھر سے اس کے کسی حمایتی کو رنج پہنچا بات بڑھتی چلی گئی۔ اب دونوں طرف سے ہر شخص کے حمایتی اٹھ کھڑے ہوئے اور لگے ایک دوسرے کو گالیاں دینے۔ جھگڑا بڑھتے بڑھتے بڑھ گیا اور نوبت سر پھٹول تک جا پہنچی۔

پھر یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ بولنے والے دونوں طرف سے بدنیت ہوں ممکن ہے دونوں فریق نیک نیتی سے بول رہے ہوں لیکن ان کے آپس کے جھگڑوں سے' تفرقہ اختلافات سے ملت کو نقصان پہنچا۔ ایسا اتفاق بھی تو کبھی کبھی ہوجاتا ہے کہ ماں نے اپنے بچے کو دوائی دی اور بھول کر ایسی شیشی میں سے دوائی پلادی جو زہریلی دوائی تھی۔ دوا پیتے ہی بچہ ہلاک ہوگیا تو اگرچہ ماں کی نیت نیک تھی لیکن اس کی غلطی نے اس کی اپنی گود کو اجاڑ دیا۔ اسی طرح جو علماء قوم میں تفرقہ پیدا کرکے ان کے درمیان لڑائی جھگڑے پیدا کرتے رہے خواہ ان کی نیت کیسی ہی نیک کیوں نہ رہی ہو بہرحال قوم کے حق میں اس کا نتیجہ اچھا نہیں رہا۔

دستور اسلامی کی تدوین کی ضرورت

اب جو ملک میں اس قسم کے دیوبندی' بریلوی نزاع کو ہوا دی جارہی ہے۔ خواہ اس قسم کی حرکت کرنے والوں کی نیت نیک ہو یا بد۔ اس سے بحث نہیں لیکن اس سے ملک ضرور تباہ ہوگا قوم یقیناً" برباد ہوگی زہر کا کام مار ڈالنا ہے خواہ غلطی سے ماں زہر اپنے بچے کو پلادے یا جان بوجھ کر کوئی دشمن زہر دیدے زہر اپنا اثر ضرور دیکھائے گا۔ پہلی بات تو مجھے یہ کہنی ہے کہ ملک کو وجود میں آئے ہوئے ۲۲ برس سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے ہمیں شرم آنی چاہیے کہ ان ۲۲ برس میں لڑتے اور جھگڑتے خوب رہے ہیں مگر باہم مل کر اس ملک کے لئے

ایک دستور نہیں بنا سکے۔ ہمارے ہاں آئین تو دور کی بات ہے ایک بھی آزادانہ اور صحیح انتخاب عمل میں نہیں آسکا اس پر ہمیں ندامت سے ڈوب مرنا چاہیے اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ دیوبندی' بریلوی نزاع کو بند کرکے سب سے پہلے ملک کے لئے اسلامی دستور بنوائیں۔ باقی رہے اختلافی مسائل تو اگر مسئلہ دیانتداری سے نرم لہجہ میں بیان کیا جائے تو مسئلہ پر لڑائی کی کوئی وجہ نہیں ہے لڑائی تو اسی صورت میں ہوتی ہے جب کوئی مسئلہ بیان کرنے میں شدت سے کام لے اور سختی کے ساتھ اسے پیش کرے۔ مسئلہ جب تک بطور مسئلہ بیان کیا جائے وجہ نزاع نہیں بن سکتا۔ جھگڑا تو وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں تقریر میں تلخی آجائے انتقامی ذہن کے ساتھ مسئلہ بیان ہو اور دوسرے فریق پر لعن طعن کیا جائے لیکن اگر لعن طعن سے بچ کر طنزو تشنیع سے دامن بچاکر مسئلہ کی نوعیت پر سیدھے سادھے انداز میں اشتعال انگیزی کے بغیربات کی جائے' تو بذات خود مسئلہ کے باعث ہنگامہ برپا نہیں ہوسکتا۔ دین اس لئے تو نہیں ہے کہ اس سے فساد برپا ہو دین تو فساد کو مٹاتا ہے پھر آخر ایک دینی مسئلہ وجہ فساد کیونکر بن سکتا ہے؟۔

اس مسئلہ پر آپ سب حضرات کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ گویا میری تقریر کا پہلا مضمون ہے آپ کو علم ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دین کی بات کس طرح لوگوں کے ذہن نشین کرائی۔ آپ ﷺ نے کس طرح دین لوگوں کو سمجھایا پھر دین کی تبلیغ واشاعت کے سلسلے میں آپ ﷺ کو مخالفوں نے کس درجہ دکھ دیا' اذیت پہنچائی اور کیسی بدسلوکی آپ ﷺ کے ساتھ کی۔ لیکن حضور ﷺ نے جس طرح ان کی ایذا رسانی پر صبر فرمایا وہ ہمارے سامنے ہے۔ میرے بریلوی بھائی اللہ انہیں خوش رکھے ان کا دعوی ہے کہ ہمیں حضور ﷺ سے عشق ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عشق میں سچا کرے اور ہمیں بھی حضور ﷺ کا عشق نصیب کرے۔

دیوبندیوں کا دعوی ہے کہ وہ حضور ﷺ کی اتباع سنت کے علمبردار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو سنت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عشق بھی ایمان کی علامت ہے اور اتباع سنت بھی ایمان کی علامت ہے' عشق کا تقاضا ہے کہ بریلوی بھائی دین کو اس طرح دنیا کے سامنے پیش کریں جس طرح رسول اکرم ﷺ نے مکہ والوں کے سامنے پیش کیا اور دیوبندی بھائی بھی دین کو اسی طرح پیش کریں جس طرح حضور ﷺ نے اسے پیش فرمایا۔ ہم دونوں میں اختلاف رائے ہوسکتا ہے لیکن ہم دونوں فریق اللہ کو ایک مانتے ہیں' ہم دونوں فریق اللہ کے رسول ﷺ کو آخری اور سچا نبی اور پیغمبر مانتے ہیں' ہم دونوں فریق قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی آخری اور سچی کتاب مانتے ہیں' ہم دونوں فریق رسول ﷺ کے صحابیوں کو صحابی مانتے ہیں' ہم دونوں فریق رسول ﷺ کی اولاد کا صدق دل سے احترام کرتے ہیں' ہم دونوں فریق امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو مانتے ہیں اور ان کی فقہ کی تقلید کا

دعوی کرتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے وہ قوم بتوں کو خدا مانتی تھی قرآن کو برخود غلط سمجھتی تھی۔ حضور ﷺ کو جادوگر' دیوانہ اور مجنون (العیاذ باللہ) اور نہ جانے کیا کیا کچھ کہتی تھی۔ دین اسلام کو جھوٹا دین کہتی تھی۔ قرآن پاک کی تعلیمات کو اور حضور ﷺ کے ارشادات کو (استغفراللہ) پہلے لوگوں کی داستانیں اور کہانیاں قرار دیتی تھی۔ حضور ﷺ کو یہ قوم گالیاں دیتی تھی لیکن بااین ہمہ حضور ﷺ نے جس محبت سے ان سے بات کی' جس طرح ان کی گالیوں پر صبر فرمایا' جس طرح ان کی بے ڈھب باتوں کو برداشت فرمایا' جس طرح ان کی بدزبانیوں پر تحمل کا مظاہرہ فرمایا وہ سب ہمارے سامنے ہے۔ اس لئے جو لوگ حضور ﷺ کے عشق کا دعوی کرتے ہیں انہیں حضور ﷺ کے طرز عمل کو نمونہ بنا کر اس پر چلنا چاہیے۔ اسی طرح جو لوگ حضور ﷺ کی اتباع سنت کے دعویدار ہیں انہیں بھی حضور ﷺ کی سنت پر چلنا چاہیے ہر فریق کو حضور ﷺ کے نقش قدم پر چلنا چاہیے' محبت سے بات کرنی چاہیے' نرمی سے اپنی بات سمجھانی چاہیے' گالی کا جواب گالی سے نہیں دینا چاہیے' برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دینا چاہیے۔ ہر شخص کو دوسرے کے بارے میں رواداری' تحمل اور بردباری سے کام لینا چاہیے۔ جس وقت آزادی کی جنگ لڑی جارہی تھی اس وقت بھی علماء کے درمیان مناقشات زوروں پر تھے اور آج پھر جب اس ملک کو ایک دستور کی اشد ضرورت ہے یہ جھگڑے کھڑے کئے جارہے ہیں لیکن جس طرح وہ وقت جھگڑوں کا نہیں تھا اسی طرح یہ وقت بھی جھگڑوں کا نہیں ہے۔

دیوبندی بریلوی نزاع کا حل

آپ مجھے بھائی سمجھ کر اپنی بات سمجھائیں' پیار سے سمجھائیں' مجھے اللہ کا بندہ سمجھ کر اور حضور ﷺ کا نام لیوا اور آپ ﷺ کا امتی سمجھ کر سمجھائیں۔ اسی طرح میرا بھی فرض بنتا ہے کہ میں آپ کو اللہ کا بندہ سمجھ کر حضور ﷺ کا نام لیوا اور آپ ﷺ کا امتی سمجھ کر اپنی بات آپ کے گوش گزار کروں' ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنی بات پیار اور محبت سے سمجھائیں اگر مجھ سے غلطی ہو جائے تو آپ اسے برداشت کریں اور اگر آپ سے غلطی سرزد ہو تو مجھے برداشت سے کام لینا چاہیے۔ اگر برداشت کا مادہ نہ ہو تو ایک گھر میں میاں بیوی سکھ چین سے نہیں رہ سکتے گھروں کا قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک وقت اگر میاں نے کوئی سخت سست بات کہہ دی تو بیوی نے برداشت کرلی اور اگر کبھی کبھار بیوی کو غصہ آیا تو میاں نے سنی ان سنی کردی اس طرح گھر کا نظام چل

سکتا ہے اور اگر دونوں میں تحمل نہ ہو' رواداری نہ ہو' برداشت کا مادہ نہ ہو تو نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔

دو سگے بھائی اکٹھے نہیں چل سکتے جب تک کہ ان میں باہم ایک دوسرے کے لئے برداشت کا مادہ موجود نہ ہو' مالک اور نوکر کے درمیان تعلق قائم نہیں رہ سکتا جبکہ دونوں میں ایک قسم کی ہم آہنگی نہ ہو۔ اسی طرح اگر دو فرقوں میں آپس میں رواداری اور حسن سلوک کا معاملہ نہ ہو تو فرقہ وارانہ جھگڑا سر اٹھا سکتا ہے۔ فرقہ وارانہ اختلاف تو ناگزیر ہے لیکن فرقہ وارانہ لڑائی ہرگز مناسب نہیں ہے۔ فرقہ کسے کہتے ہیں؟ ایک ہی مذہب' ایک ہی پیغمبر اور ایک ہی کتاب کے ماننے والوں کے درمیان کسی مسئلہ پر دو رائیں ہو جائیں تو رائے کے اختلاف سے فرقہ وجود میں آجاتا ہے۔ ایک نبی ﷺ کے ماننے والے مختلف فرقوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ جہاں نبی الگ الگ ہو جائیں وہاں فرقوں کی تقسیم کا مسئلہ باقی نہیں رہتا' بلکہ وہاں مذہب الگ الگ ہو جاتے ہیں۔

میں دیوبندی ہوں اور محمد عربی ﷺ کو خدا کا آخری نبی مانتا ہوں اس لئے میں بھی اسلام کے ایک فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ بریلوی بھی رسول ﷺ کو خدا کا آخری نبی مانتے ہیں وہ بھی اسلام کے فرقوں میں سے ایک فرقہ ہوا۔ اہل سنت کا بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان ہے وہ بھی ایک فرقہ ہیں اور شیعہ بھی حضور ﷺ کو ہی خدا کا آخری پیغمبر تسلیم کرتے ہیں وہ مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے۔ اہل حدیث بھی اسی طرح حضور ﷺ کی ختم نبوت کے قائل ہیں وہ بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں غرض یہ کہ ایک نبی کو ماننے والے خواہ کتنے ہی گروہوں میں بٹ جائیں بہرحال وہ اسی مذہب کا ایک فرقہ شمار ہوں گے۔ لیکن جب نبی بدل جاتا ہے تو ملت بھی بدل جاتی ہے مذہب بھی تبدیل ہو جاتا ہے قوم بھی بدل جاتی ہے جن کا نبی جدا ان کا مذہب بھی جدا۔ بنابریں جو فرقے اسلام کے اندر ہیں وہ اگر ایک دوسرے کے خلاف بولیں گے' ایک دوسرے کے خلاف تقریریں کریں گے تو یہ فرقہ وارانہ تقریر ہوگی لیکن اگر کسی ایسے گروہ کے متعلق کچھ کہا جائے گا۔ جن کا نبی جدا اور مذہب جدا ہوگا تو یہ تقریر فرقہ وارانہ نہیں کہلائے گی۔ عیسائی مذہب' یہودی مذہب' سکھ مذہب یا ہندومت کے خلاف اگر میں کوئی تقریر کروں تو اسے فرقہ وارانہ تقریر نہیں کہا جائے گا اسی طرح اگر میں قادیانیوں' مرزائیوں کے متعلق اپنی تقریر میں کوئی مخالفانہ بات کہوں تو اسے فرقہ وارانہ بات کہنا غلط ہوگا۔

آج شاید قادیانیوں کے متعلق میں کچھ زیادہ نہ کہہ سکوں' کیونکہ میں تھکا ہوا ہوں اور وقت بھی کم ہے۔ لمبی تقریر کرنے کا ارادہ نہیں ہے اور مجھے اور بہت سی اہم باتیں آپ کے گوش گزار کرنی ہیں۔ اب میں

اپنے سابقہ مضمون کی طرف آتا ہوں کہ ہم خواہ دیوبندی ہوں یا بریلوی آپس میں لڑنا نہیں چاہیے اتفاق واتحاد سے مل جل کر رہنا چاہیے اور جتنے بھی اسلامی فرقے ہیں ان کے لئے رواداری کے جذبات اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں۔ اب میں ایک مثال خود اپنے گھر کی دیتا ہوں تاکہ آپ لوگ اندازہ لگا سکیں کہ اتحاد وتعاون قائم رکھنے کے لئے کس قدر ایثار کرنا پڑتا ہے کتنی رواداری برتنی پڑتی ہے اور کس طرح ایک دوسرے کے جذبات کا پاس رکھنا پڑتا ہے۔ میرے والد صاحب مرحوم اور میرے تایا (ہماری جالندھر کی پنجابی زبان میں باپ کے بڑے بھائی کو تایا کہتے ہیں) آپ کی زبان میں باپ کے بڑے بھائی کو بھی چچا اور چھوٹے کو بھی چچا کہتے ہیں۔ خیر تو ہمارے والد زمیندار تھے کاشتکاری کا کام کرتے تھے وہ جب کھیت سے گنے توڑ کر لاتے تو اپنے بڑے بھائی کے بچوں کو گنے کا نچلا حصہ دیتے جو نسبتاً میٹھا ہوتا ہے اور اپنی اولاد کو گنے کا اوپر والا حصہ دیتے تھے جو اس کے مقابلہ میں پھیکا ہوتا ہے۔ یہی معاملہ ہمارے ساتھ ہمارے تایا کا تھا وہ اپنی اولاد پر ہمیں ترجیح دیتے تھے' یہ وہ اس لئے اہتمام کرتے تھے کہ دونوں بھائیوں کو مل کر ایک ہی جگہ رہنا تھا اور اس کے لئے ضروری تھا کہ ایک دوسرے کے جذبات کی پاسداری ہو دوسروں کا اپنوں سے بڑھ کر خیال رکھا جائے تو اتحاد کی صورت یہی ہے کہ بریلوی اور دیوبندی آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں۔ اگر دیوبندی کوئی زیادتی کرے تو بریلوی صبر کریں اور برداشت کریں اور اگر کوئی بریلوی برا بھلا کہے تو دیوبندی درگزر سے کام لیں اور برداشت کریں۔ آخر ہمیں ایک ہی جگہ رہنا ہے اور بھائی بن کر رہنا ہے تو اگر کوئی فریق زیادتی بھی کرے تو اس کا برا نہ منائے بلکہ اس پر صبر کرے اور اللہ سے اس کا اجر پائے۔ صبر وتحمل کا بڑا ثواب ہے۔ ایک بات اور کہتا ہوں کہ بربنائے طنز نہیں بلکہ اظہار واقعہ کے طور پر کہ جب عرب میں رسول ﷺ نے دین کی تبلیغ ودعوت کا آغاز فرمایا تو جو لوگ آپ ﷺ کو گالیاں دیتے تھے' جو آپ ﷺ کی توہین کرتے تھے' جو آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے تھے' وہ حق پر تھے یا باطل کے پرستار؟ اور ان کی اس ایذا رسانی کے مقابلہ میں حضور ﷺ جب صبر وتحمل کا مظاہرہ فرماتے تو حضور ﷺ حق پر تھے یا حضور ﷺ کا طرز عمل نعیاذ باللہ غلط تھا؟ یقیناً" آپ ﷺ کو دکھ دینے والے باطل پر تھے اور حضور ﷺ حق پر تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ باطل کے پرستاروں کا شیوہ دکھ دینا ہے اور حق کے پرستاروں کا شیوہ صبر وتحمل ہے۔ اس لئے اگر اس معیار کو ملحوظ رکھا جائے تو زیادتی کرنے والوں سے ظلم سہنے والوں کا مقام زیادہ بلند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ظلم کرنے والے غلط کار اور ظلم سہنے والے درست تھے۔ اتباع سنت کا تقاضا بھی یہی ہے اور عشق کا اقتضاء بھی یہی ہے کہ حضور ﷺ کے طریقہ کی پیروی کی جائے۔ حضور ﷺ کی طرح صبر کیا جائے اور حضور ﷺ کی طرح ظلم سہا جائے۔

سیرت رسول ﷺ پر عمل کی ضرورت

ایک بات اور کہتا چلوں رسول ﷺ کی دو صفتیں بہت نمایاں ہیں ایک تو یہ کہ جب حضور ﷺ کے پاس قوت وطاقت کے ظاہری اسباب نہیں تھے، حضور ﷺ نے ظلم پر صبر فرمایا دوسروں کی ایذا رسانی پر بردباری سے کام لیا تحمل فرمایا، اور دوسرے یہ کہ جب حضور ﷺ کے پاس قوت آئی اور ظاہری اسباب دنیا کی فراوانی ہوئی اور ایسا وقت آیا کہ حضور ﷺ اپنے دشمنوں سے جی بھر کے انتقام لے سکتے تھے، اس وقت حضور ﷺ نے عفو ودرگزر سے کام لیا اور بدترین دشمنوں کو بھی معاف فرمادیا۔ گویا اتباع سنت اور تقاضائے عشق یہ ہے کہ جب کمزور ہو تو صبر کرے اور جب طاقت ور ہو تو عفو سے کام لے حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

ما اوذی نبی قط کما اوذیت دنیا میں کسی نبی کو اتنا نہیں ستایا گیا جتنا کہ مجھے ستایا اور دکھ دیا گیا۔ غزوہ احد میں حضور ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوگئے آپ ﷺ کا چہرہ انور زخمی ہوگیا لیکن اس موقعہ پر بھی حضور ﷺ کی زبان مبارک پر یہی کلمات تھے کہ اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے وہ نہیں جانتی کہ وہ کیا کررہے ہیں اور کس کے خلاف کررہے ہیں۔

فتح مکہ کے موقعہ پر جب اسلام کے تمام دشمن، عرب سردار، حضور ﷺ کے سامنے مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے ہر قبیلہ کے سردار کو حضور ﷺ نے طلب فرمایا۔ حضور ﷺ ایک بڑے پتھر پر کھڑے تھے آپ ﷺ نے ہر سردار سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرنے والا ہوں؟ سب نے کہا آپ ﷺ ہمارے ساتھ وہی فرمائیں گے جو اچھے بروں کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ حضور ﷺ مسکرائے اور فرمایا: اذهبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم۔ جاؤ تم سب آزاد ہو آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں ہے۔

پھر حضور ﷺ حرم کعبہ میں تشریف لائے آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی طلب فرمائی کلید بردار نے وہ چابی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کردی۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا یاد رہے میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی اللہ کے گھر کی چابی طلب کی تھی مگر تم نے یہ کہہ کر میری درخواست کو رد کردیا تھا کہ یہ چابی ہر ایک کو مل سکتی ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں دی جاسکتی۔ میں حرم کعبہ کے اندر دو رکعت نماز ادا کرنا چاہتا تھا مگر تم نے میری بات نہ مانی اس نے اقرار کیا، پھر آپ ﷺ نے اس پوچھا تمہیں پتہ ہے کہ اب یہ چابی کس کے پاس ہے؟ اس نے کہا آپ ﷺ کے پاس ہے فرمایا اب تو یہ چابی محمد ﷺ سے کوئی نہیں لے سکتا؟ اس نے کہا کوئی نہیں لے سکتا۔ فرمایا

میں یہ چابی آج کس کو دوں گا؟ اس نے عرض کیا جسے آپ ﷺ مناسب خیال فرمائیں گے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا جاؤ یہ چابی اب تمہارے ہی پاس رہے گی میں تمہارا قصور معاف کرتا ہوں اور چابی تمہارے حوالے کرتا ہوں۔

اور سنئے ابوجہل کی بہو اور عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عفو کی خواستگار ہوئی حضور ﷺ نے اسے معاف فرمادیا اس عورت نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ میرے خسر نے آپ ﷺ کو بہت دکھ دیا بہت ستایا میرے شوہر نے بھی آپ ﷺ کی مخالفت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی کیا اب میرے شوہر کو معافی مل سکتی ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ضرور مل سکتی ہے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے بعد یمن کی طرف بھاگ گئے تھے ان کی بیوی حضور ﷺ کی زبان سے اپنے شوہر کی جان بخشی کی خبر سن کر فوراً اس کے تعاقب میں روانہ ہوگئی۔ آخر سمندر کے کنارے اسے جالیا وہ کشتی میں بیٹھ چکا تھا اور کشتی نے ساحل چھوڑ دیا تھا مگر اس نے آوازیں دیں آواز تو اس تک نہ پہنچ سکی۔ مگر اس کے ہاتھ کے اشاروں سے وہ متوجہ ہوا کشتی واپس ہوئی تو عکرمہ کی بیوی نے اپنے شوہر کو حضور ﷺ کی عفو و کرم کا ماجرا سنایا وہ حیران تھا کہ میرے جیسے مجرم کو حضور ﷺ بھلا کیوں معاف فرمائیں گے مگر اس کی بیوی نے اسے یقین دلایا کہ حضور ﷺ تو سراپا رحمت و عفو و کرم ہیں۔ تم نے انہیں قریب سے نہیں دیکھا میں نے انہیں دیکھا ہے وہ تمہیں معاف فرمادیں گے وہ انتقام لینے والے نہیں، درگزر کرنے والے ہیں۔ وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ آخر عکرمہ بھی مسلمان ہوگیا اور حضور ﷺ کی بارگاہ سے اسے بھی معافی مل گئی۔

یہ واقعات میں نے اس لئے سنائے کہ حضور ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ کی ایک جھلک آپ بھی دیکھ لیں اور اندازہ کرلیں کہ حضور ﷺ کس طرح اپنے دشمنوں کو بھی معاف فرمایا کرتے تھے تو کیا ہم لوگ حضور ﷺ کے عشق کا دم بھرتے ہیں اور حضور ﷺ کی سنت کی اتباع کا دعویٰ کرتے ہیں اپنے بھائیوں کی غلطیوں کو درگزر نہیں کرسکتے؟ مسائل میں اختلاف ہوا ہی کرتا ہے لیکن اس اختلاف کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہم خود کو حق پر سمجھیں اور دوسروں کو غلط کار ثابت کرنے لگ جائیں ہم حنفی ہیں ہمارا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مسائل میں اختلاف ہے اس کے باوجود ہم انہیں حق پر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہمارے فقہی اختلافات ہیں لیکن ہم انہیں بھی امام برحق مانتے ہیں۔ میں بحیثیت ایک دیوبندی کے آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اختلافات کی یہ صورت جو باہمی نزاع پر منتج ہو ملک و قوم کے لئے اچھی

نہیں ہے۔ اس ملک کی فلاح وبہبود جتنی دیوبندیوں کو عزیز ہے کسی دوسرے فرقے کو نہیں ہوسکتی اس کی وجہ ظاہر ہے کہ دیوبندیوں نے بحیثیت ایک فرقہ کے اس ملک کی آزادی کی جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ دوسرے فرقوں میں یہ صورت موجود نہیں تھی ان فرقوں میں خال خال افراد تھے جو ملک کی آزادی کے لئے کوشاں تھے لیکن ہم نے تو من حیث الجماعت یہ جنگ لڑی ہے بہت کم دیوبندی عالم ایسے ہوں گے جو آزادی کی اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ اس لئے ہمیں اس ملک کا مفاد دوسرے فرقوں سے زیادہ عزیز ہے اور ہم پر اس کی حفاظت کی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس لئے ملک وملت کو اختلاف وانتشار سے بچانے کی سب سے زیادہ ذمہ داری بھی ہمارے سر ہے اگر یہ ملک بنے گا تو اس کا کریڈٹ ہمیں مل جائے گا۔ اور اگر یہ ملک بگڑے گا تو ہمارے اکابر کی قربانیاں رائیگاں چلی جائیں گی کیونکہ غیروں کی غلامی سے اس ملک کو آزاد کرانے میں سب سے زیادہ حصہ ہمارے اکابر کی قربانیوں کا ہے۔ اس لئے اگر کسی دوسرے فرقہ کا کوئی عالم تمہیں برا بھلا کہے تو صبر کرو جس طرح کہ ہمارے اکابر نے صبر کیا۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ' نے حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ' حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات نے دوسروں کی تیکھی باتوں پر بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ ہمیں اپنے اکابر کے طرز عمل کو اپنانا چاہیے کیونکہ اگر ہم نے صبر وتحمل کا دامن چھوڑ دیا تو اس کے نتیجہ میں ملک وملت کا زیاں ہوگا۔ اور ملک وملت کا زیاں خود ہمارا اپنا ہی نقصان اور اپنے ہی سرمایہ کی بربادی اور اپنے ہی گھر کی تباہی ہے۔

جمعیت علماء اسلام کا موقف

اب میں ایک اور مضمون کی طرف آتا ہوں جس وقت ملک کی آزادی کی جنگ جاری تھی اس وقت ہمارے مخالف ہمیں ہندوؤں کا ایجنٹ اور ہندوؤں کا آلہ کار قرار دے کر ہمیں مطعون کرتے تھے۔ آج کل علمائے دیوبند کو ایک طبقہ کمیونسٹوں یا سوشلسٹوں کا ہم سفر کہہ کر بدنام کرنے کے درپے ہے۔ ہم نہ اس وقت ہندوؤں کے ایجنٹ تھے نہ اب سوشلسٹوں کے آلہ کار ہیں ہم اسلامی نظام زندگی کو اس ملک میں عملاً" نافذ کرنے کی آرزو رکھتے ہیں اور یہ وہ قدر مشترک ہے جو جمعیت علماء اسلام اور جمعیت علماء پاکستان دونوں کی مشترکہ جدوجہد کا مرکزی نقطہ نظر ہے کوئی مولوی خواہ وہ اس پارٹی کا ہو یا اس پارٹی کا ہو۔ وہ ہرگز اسلام سے باغی ہو کر سوشلسٹ نہیں بن سکتا۔ میں بریلوی علماء کی بھی صفائی پیش کرتا ہوں کہ ان کا مطمع نظر بھی صرف اسلام ہے۔ مولوی اسلام کا وفادار ہے وہ کبھی کمیونسٹ نہیں بن سکتا وہ کبھی دین کا غدار نہیں ہوسکتا وہ اول و آخر اسلام کا

سپاہی ہے مولوی اس ملک میں صرف کتاب و سنت پر مبنی دستور کو نافذ دیکھنا چاہتا ہے۔ ہم پاکستان میں اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں۔ ہم نہ امریکہ کے ایجنٹ ہیں نہ روس اور چین کے حاشیہ بردار۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ غریبوں کا بھلا نہ سرمایہ داری میں ہے نہ نظام اشتراکیت میں۔ ان کی نجات کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے محمد عربی ﷺ کا لایا ہوا دستور و قانون ! افسوس تو یہ ہے کہ جن لوگوں نے انگریز سے عہد و پیمان کیا' جن کے باپ دادا انگریز کے ہاتھ میں بکے ہوئے تھے' جو برطانوی سامراج کے زلہ ربا تھے وہ علماء کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ علماء ہندوؤں یا کمیونسٹوں کے ایجنٹ ہیں جو ساری عمر خود بکاؤ مال بنے رہے وہ علماء کو غیروں کی غلامی کا طعنہ دیتے ہیں۔ شرم کی بات ہے' ڈوب مرنے کا مقام ہے علماء خواہ وہ دیوبندی ہوں یا بریلوی سب کا مطمع نظر ایک ہے اور وہ ہے کلمہ لاالہ الا اللہ کی سربلندی۔ دیکھنا غلط پروپیگنڈے کا شکار ہو کر علماء سے بدظن نہ ہو جانا۔ جمعیت علماء اسلام کے متعلق تو میں پوری ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ نہ تو وہ کمیونسٹوں کی حامی ہے' نہ سوشلسٹوں کی' وہ تو صرف اللہ کے دین کو دنیا میں سربلند کرنا چاہتی ہے جو لوگ اس پر کمیونسٹ ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں وہ خود غیر ملکی طاقتوں کے اشارے پر ناچنے والے ہیں یہ خود تو اتنے نازک مزاج ہیں کہ اگر ان کے غلط مسلکوں کی تردید کی جائے تو ان سے برداشت نہیں ہوتی مگر دوسروں پر الزام لگانے سے ذرا نہیں چوکتے اور علماء پر کھلم کھلا ارتداد کا فتویٰ لگانے میں انہیں کچھ بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔

بھٹو صاحب کا موقف

اب میں ایک اور مضمون پر اظہار خیال کروں گا آج لوگ بھٹو کے گرد جمع ہو رہے ہیں اور اسے اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں اور اس سے یہ آس لگائے بیٹھے ہیں کہ بھٹو مکان دے گا' روٹی دے گا' کپڑا دے گا۔ بھٹو کا نعرہ ہے کہ امیر غریب کا فرق مٹا دو سب کو برابر کر دو حتیٰ کہ تانگے والا تانگہ چلا رہا ہے اور بھٹو کے اس نعرہ پر وہ بھی بغیر سوچے سمجھے سر دھن رہا ہے اور سوچ رہا ہے کہ بھٹو نے ہم سے مکان کا وعدہ کیا ہے بس جس دن بھٹو کا راج ہو گا میں فلاں عالیشان مکان پر قبضہ کر کے اس میں رہائش اختیار کروں گا اور اس کے اصلی مالک مکان کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دوں گا۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ بھٹو کچھ نہیں کرے گا۔ جو اپنی زمین غریبوں میں تقسیم نہیں کرتا وہ غریبوں کا ہمدرد کیسے ہو سکتا ہے جو لوگ کچھ کہا کرتے ہیں وہ سب سے پہلے خود بھی اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ بھٹو کی ہزاروں ایکڑ زمین ہے وہ اس زمین کو جو اس کی ضرورت سے کہیں زائد ہے غریب ہاریوں میں تقسیم کیوں نہیں کر دیتا۔

حضور ﷺ نے جب سود پر پابندی عائد فرمائی تو سب سے پہلے اپنے خاندان کے سودی روپیہ کو جو لوگوں کے ذمہ تھا معاف فرمایا اپنے چچا عباس کے سودی کاروبار پر پابندی لگانے کا اعلان فرمایا۔ اسی طرح قتل کے پرانے جھگڑوں کو ختم کرنے کا اعلان فرمایا تو سب سے پہلے اپنے خاندان کے قتل کے قصاص کو معاف فرمادیا تاکہ قول و عمل میں کامل ہم آہنگی ہو۔

حضرت شاہ اسماعیل شہید ؒ نکاح بیوگاں کے علمبردار تھے اور اس کی بڑی شدومد سے تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی ایک پھوپھی بیوہ تھی۔ اس کی عمر سو سال کے لگ بھگ تھی آپ نے ان کی جاکر منت سماجت کی ان سے کہا کہ وہ سب سے پہلے نکاح کریں تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ اسماعیل دوسروں کو تو نصیحت کرتا ہے مگر اس کے اپنے گھر میں اس پر عمل نہیں ہورہا ہے۔ ان کی پھوپھی نے کہا بیٹا اس عمر میں کہ 'نہ منہ میں دانت ہے نہ پیٹ میں آنت میں کیا نکاح کروں گی۔ شاہ جی صاحب نے فرمایا اگر آپ نکاح نہیں کریں گی تو میں اس مسئلے کی تبلیغ نہیں کروں گا اور کل رسول ﷺ کی بارگاہ میں جب پیش ہوں گا تو وہاں آپ کی شکایت کروں گا کہ آپ کی وجہ سے میں تبلیغ سے باز رہا۔ یہ سن کر آپ کی پھوپھی آبدیدہ ہوگئیں کہنے لگیں نہ بیٹا حضور ﷺ کی بارگاہ میں میری شکایت نہ کرنا میں شریعت کا یہ مسئلہ مان لیتی ہوں۔ چنانچہ ایک بوڑھا آدمی بلاکر اس سے ان کا نکاح کردیا گیا اور پھر شاہ صاحب نے تبلیغ کا سلسلہ جاری فرمایا دوران تقریر کسی شخص نے یہ اعتراض کیا کہ آپ کے تو گھر میں آپ کی پھوپھی بیوہ بیٹھی ہے تو شاہ صاحب نے اسے بتایا کہ پھوپھی کا نکاح بھی ہوچکا ہے۔ اس سے لوگوں پر بڑا اثر پڑا اور آپ کے مخالفین بھی آپ کے اخلاص کے قائل ہوگئے۔

بات اسی کی اثر کرتی ہے جو خود بھی اس پر عمل کرے۔ بھٹو کا روٹی کپڑا اور مکان دینے کا نعرہ تو محض ایک چال ہے۔ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کی' الیکشن جیتنے کی اور انتخاب میں کامیابی حاصل کرکے برسراقتدار آنے کی اور بے وقوف لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ شاید یہ وعدے جو کئے جارہے ہیں سچ مچ کے وعدے ہیں۔ حالانکہ ان وعدوں کی مثال تو ایسی ہے جیسے مرغی کو ذبح کرنا ہو اچانک مہمان گھر پر آپہنچے ہوں اور مرغی قابو میں نہ آرہی ہو تو یہ پتہ ہے اس موقعہ پر کیا کیا جاتا ہے؟ مرغی کو دانہ دکھاکر قریب بلایا جاتا ہے جب مرغی دانہ کے لالچ میں قریب آتی ہے تو ذبح کرنے والے کا ہاتھ اسے پکڑلیتا ہے اور اس کے گلے پر چھری پھیر دی جاتی ہے۔ بھٹو صاحب بھی غریبوں کو پھانسنے کے لئے روٹی روٹی روٹی کا نعرہ لگارہے ہیں۔ کبھی کسی کو مچھلیاں پکڑتے دیکھا ہے۔ وہ کنڈی پر کھانے کی کوئی چیز لگاکر اسے پانی میں پھینک دیتا ہے مچھلیاں بھاگی بھاگی آتی ہیں اور ایک ایک کرکے پھنستی جاتی ہیں۔

بکری جنگل میں آزادانہ گھوم رہی تھی اتنے میں قصاب آگیا اسے خریدنے کے لئے تو وہاں بھی روٹی دکھا کر ہی بکری کو پکڑا جاتا ہے۔ گھاس دکھا کر اسے قریب لایا جاتا ہے بس ادھر وہ گھاس کے پاس آئی اور ادھر قصاب کی چھری اس کے گلے پر پھری۔

روٹی کا نعرہ دکھاوا ہے

مولوی صاحب کو تقریر کرتے کرتے دیر ہوگئی انہیں کسی دوسری جگہ بھی ضروری پہنچنا تھا انہوں نے لوگوں سے کہا کہ بھئی ایک گھوڑی کا کہیں سے انتظام کردو تو میں اپنی تقریر مکمل کردوں ورنہ ابھی ختم کروں کیونکہ پیدل وہاں تک پہنچنے میں دیر لگے گی۔ گاؤں والوں نے زمیندار سے جاکر گھوڑی مانگی زمیندار نے کہا گھوڑی تو اس وقت جنگل میں چر رہی ہے۔ وہاں سے اس کا پکڑنا مشکل ہے۔ مولوی صاحب نے کہا اس میں کیا مشکل ہے مولوی صاحب نے دو لڑکے بھجوادیئے جن کی جھولی میں دانے تھے انہوں نے دانوں سے بھری ہوئی جھولیاں گھوڑی کو دکھائیں گھوڑی بڑی خوش ہوئی کہ یہ کون حاتم طائی کے بیٹے ہیں کہ میرے لئے جھولیاں بھر کر چنے لائے ہیں۔ خوش خوش آگے بڑھی جونہی قریب آئی ایک نے لپک کر پکڑلی اور اس پر زین کس کر اسے مولوی صاحب کے حوالے کردیا گیا۔ یہاں بھی اس کی گرفتاری کا باعث روٹی ہی بنی۔

تمہارے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے کہ روٹی کا لالچ دے کر تمہیں ساتھ ملایا جارہا ہے اور جب تم روٹی کی طمع میں آکر شکار ہوجاؤ گے تب تمہیں پتہ چلے گا کہ تم نے کتنا گھاٹے کا سودا کیا ہے۔ روٹی کا مسئلہ تو بعد کی بات ہے میں ان کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں سے پوچھتا ہوں ' ان سے دریافت کرتا ہوں کہ تم نے ایوب کی حکومت کے خلاف ہنگامے کئے ہڑتالیں کیں جلوس نکالے اسکولوں اور کالجوں کے طلباء سے ان کی پڑھائی کا ہرج کراکے توڑ پھوڑ کروائی کیا جب تمہاری حکومت قائم ہوگی تو تم مزدوروں کو ہڑتال کا حق دوگے؟ کالج کے لڑکوں کو جلوس نکالنے کی آزادی ہوگی؟ کسی پارٹی کو تمہارے خلاف لب کشائی کی اجازت ہوگی؟ اور اگر نہیں ہوگی اور یقیناً" نہیں۔ تو پھر تم قوم کو کیوں فریب میں مبتلا کررہے ہو۔ ہمیں تو روٹی سے بھی زیادہ ضمیر کی آزادی درکار ہے۔ روٹی تو ہمیں انگریز کے دور میں بھی ملتی تھی آخر ہم نے انگریز سے چھٹکارا کیوں حاصل کیا اس لئے نہ کہ ہمیں رائے کی آزادی 'ضمیر کی آزادی فکر و عمل کی آزادی مطلوب تھی جو روٹی سے بہرحال مقدم ہے۔

کمیونسٹ ملکوں میں روٹی تو پتہ نہیں ڈھنگ سے ملتی ہے یا نہیں لیکن آزادی نظر' آزادی افکار اور

آزادی تقریر و تحریر پر مکمل پابندی ہے۔ وہاں حکومت پر تنقید نہیں ہو سکتی حکومت کے کسی فیصلہ پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا ملک میں اپوزیشن نہیں بن سکتی تو میرے بھائی ہمیں ایسی حکومت نہیں چاہیے۔ جس میں بولنے کی آزادی نہ ہو' جس میں سوچنے پر پابندی ہو' جس حکومت کے خلاف بات کرنے کی سزا گولی ہو' جہاں حکومت سے اختلاف کرنا موت کو دعوت دینے کے برابر ہو۔

ہمیں ایسی روٹی نہیں چاہیے جس میں ہر شخص کو آٹھ گھنٹہ محنت کرنی پڑے میاں بھی کارخانے میں بندھا ہوا ہے اور بیوی بھی۔ میں نہیں چاہتا کہ آٹھ گھنٹہ کام کروں میں اپنی روٹی کا بندوبست دو گھنٹے کی محنت سے کرلیتا ہوں مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ میں کولہو کے بیل کی طرح آٹھ گھنٹے کام میں جتا رہوں۔ اور پھر میری بیوی آخر کیوں کام کرے ہمیں ایسا نظام نہیں چاہیے ہمیں تو رسول ﷺ کا نظام چاہیے جس میں عورت کو گھر کی ملکہ بنا کر بیٹھایا گیا ہے۔ اور محنت کا پیشہ مرد کی ذمہ داری قرار دیا گیا۔ ہمیں وہ نظام درکار ہے جس سے روٹی بھی ملے اور بیوی کی عزت بھی محفوظ رہے' جس میں انسان کا ضمیر آزاد رہے' جس میں انسان انسان رہے گدھا نہ بن جائے' جس میں جذبات وخیالات پر پہرے نہ ہوں' جس میں ایک عام شہری وقت کے فرماں روا کو برملا ٹوک سکے اس پر تنقید کرسکے اس سے پوچھ سکے کہ یہ کرتہ تم نے بیت المال کی اس چادر سے کیسے سلوالیا۔ جبکہ تمہارا قد بھی لمبا ہے اور اس ایک چادر میں تو ایک عام آدمی کا کرتہ بھی تیار نہیں ہو سکتا تھا اور اس اعتراض پر امیر المومنین مسلمانوں کی عظیم الشان مملکت کا حکمران تنقید کرنے والے کا منہ بند نہ کرسکے اس کے ورنٹ گرفتاری جاری نہ کرسکے بلکہ باقاعدہ اپنی صفائی پیش کرے اور ثابت کرے کہ اس کے بیٹے نے اپنی چادر اسے دے دی تھی تاکہ وہ اپنا کرتہ تیار کرسکے۔ جانتے ہو یہ حکمران کون تھا۔ یہ عمر بن خطاب ؓ تھے جن کی ہیبت وسطوت سے قیصر وکسریٰ کے ایوان لرزہ براندام رہتے تھے ہمیں وہ نظام چاہیے جو خلیفہ وقت کو منبر پر تقریر کرنے سے روک دے جو حاکم وقت سے یہ کہہ سکے کہ ہمیں تمہارا مقرر کیا ہوا یہ گورنر نہیں چاہیے اس لئے کہ یہ دفتر میں دیر سے پہنچتا ہے اور جمعہ کے دن تو جمعہ سے پہلے اس کے ہاں اذن باریابی ہی نہیں ملتا گورنر کی طلبی ہوتی ہے یہ شام کے گورنر ہیں ابو عبیدہ ؓ۔ حضرت عمر ؓ ان سے پوچھتے ہیں وہ اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے اصل بات یہ ہے کہ میں اپنا کھانا خود پکاتا ہوں شام کو پکاتا ہوں رات کو بھی کھاتا ہوں اور وہی باسی کھانا صبح کو بھی کھاتا ہوں۔ جس روز شام کو کھانا نہ پکا سکوں تو صبح کو پکانا پڑتا ہے اس میں کبھی کبھار دیر ہو جاتی ہے۔ باقی رہا جمعہ کے دن نہ ملنے کا معاملہ تو امیر المومنین ! میرے پاس کپڑوں کا ایک ہی جوڑا ہے میں جمعہ کے جمعہ اس کو دھوتا ہوں اور وہی پہن کر جمعہ کے لئے باہر آتا ہوں اس لئے جمعہ

سے پہلے نہیں مل سکتا۔ ایک سے زیادہ جوڑے اس لئے نہیں بناتا کہ مجھ سے زیادہ مستحق لوگ بھی تو ہیں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ابو عبیدہؓ ! میں خود موقعہ پر جاکر تمہارا رہن سہن دیکھوں گا گویا آج کل اصطلاح میں حضرت عمرؓ نے گورنر ہاؤس کے معائنہ کا پروگرام بنایا۔ حضرت ابو عبیدہؓ کو ساتھ لے کر ان کے مکان پر پہنچے۔ مکان کیا تھا ایک حجرہ تھا اس حجرہ میں ایک مصلیٰ تھا اس مصلیٰ پر ایک کمبل بچھا ہوا تھا ایک کونے میں پانی کا ایک گھڑا رکھا ہوا تھا اس پر مٹی کا ایک پیالہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تمہاری چارپائی اور بستر کہاں ہے؟ ابو عبیدہؓ نے بتایا کہ چارپائی نہیں ہے زمین پر سوتا ہوں اور یہ کمبل ہی بستر ہے سردیوں میں اسے اوڑھ لیتا ہوں اور گرمیوں میں اسے نیچے بچھا لیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تمہارا یہ پیالہ تو ٹوٹا ہوا ہے اس سے پانی کیسے پیتے ہو؟ انہوں نے کہا پیالہ کو ذرا ٹیڑھا کرکے پی لیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا نیا پیالہ کیوں نہیں خرید لیتے۔ فرمایا ایک پیسہ جو نئے پیالے پر خرچ ہوگا وہ کسی مستحق کو کیوں نہ دے دوں کہ اس کی ضرورت میں کام آئے۔

اسلامی نظام

ہمیں تو بھائی اس قسم کا نظام حکومت مطلوب ہے اور یہ صرف اسلام کا نظام ہے جس میں افسر دوسروں کی ضرورتوں کو اپنی ضرورتوں پر مقدم رکھیں ان پر کوئی اعتراض کرے تو غصہ نہ ہوں۔ لوگ ظاہری نمود و نمائش کے فریب میں آجاتے ہیں۔ عام طور پر لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو عصمت اور پاک دامنی کی قدر کرتا ہے اور ایک صرف ظاہری رنگ روپ پر مرتا ہے ایک شخص اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور صرف اسی کو اپنی نگاہوں کا مرکز بناتا ہے یہ شخص عفت و عصمت کا قدردان ہے دوسرا شخص بازاری عورت کی گوری چمڑی کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے تکتا ہے خواہ اس پر کتے پیشاب کرتے رہے ہوں یہ شخص نمود و نمائش کا دلدادہ ہے۔ ہم جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ایمان کی قدر کرنی چاہیے روٹی پر جان نہیں دینی چاہیے ایمان سلامت ہے تو روٹی کی کمی نہیں عقیدہ روٹی سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

بے نکاحی عورت کسی کے گھر میں ہو جب تک اس کا حسن جوانی قائم ہے اس کی قدر ہوگی جب اس کا حسن ڈھلنے لگا' اس کی جوانی روبہ انحطاط ہوئی' اس کی قدر جاتی رہی اور دن بدن نظروں سے گرتی چلی گئی دوسری طرف ایک ایسی عورت ہے جو باقاعدہ نکاح کے ذریعے گھر سے رخصت ہوئی میاں کے گھر جوں جوں اس

کی زندگی گزرتی جائے گی اس کی قدر و منزلت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ اور جب وہ پوتوں‘ نواسوں والی ہوگی تو سارا گھر اسکو بڑی امی کہہ کر پکاریں گے۔ محلّہ میں‘ بستی میں‘ گھر میں‘ باہر ہر جگہ اسے اماں جی کے مقدس نام سے پکارا جائے گا۔ لیکن داشتہ اور بن بیاہی ماں کی کوئی قدر نہیں کرتا بلکہ آخری عمر میں تو ہر جگہ سے اسے دھکے ہی نصیب ہوتے ہیں۔ شادی شدہ عورت سے اگر اس کا شوہر بے وفائی کرے تب بھی کم از کم ماں باپ کے گھر کے دروازے اس کے لئے ہمیشہ کھلے رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ اللہ اور رسول ﷺ کا دامن پکڑنے سے عزت ملتی ہے اس کے دین سے بغاوت کر کے عزت میں اضافہ نہیں ہو سکتا بلکہ الٹا بے عزتی اور رسوائی ہوتی ہے۔ اسلام روٹی کا مسئلہ حل کرتا ہے روٹی کی ضمانت دیتا ہے اسلام کی شریعت کا یہ مسئلہ غور سے سن لو کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے ہر آدمی کو روٹی ملنی چاہیے‘ ہر آدمی کو کپڑا ملنا چاہیے‘ ہر آدمی کو مکان ملنا چاہیے‘ ہر آدمی کو علاج کی مفت سہولتیں میسر آنی چاہئیں‘ ہر شخص کو تعلیم کی فراہمی بلامعاوضہ ہونی چاہیے‘ یہ اسلام کی تعلیم ہے اس نے یہ سبق دیا ہے کہ ہر آدمی کو ان پانچ بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے۔ یہ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کے ہر فرد کو یہ بنیادی سہولتیں فراہم کرے۔

یہاں میں ایک واقعہ عرض کر کے اپنی بات کو ختم کروں گا۔ یہ واقعہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت کا ہے۔ آپ نے علماء سے سنا ہوگا کہ حضرت عمرؓ رات کو گلیوں اور بازاروں میں اور شہر کے اطراف کا گشت کیا کرتے تھے اور رات بھر جاگ کر پتہ چلایا کرتے تھے کہ رعایا کا کوئی فرد کسی تکلیف میں مبتلا تو نہیں ہے۔ ایک جگہ رکے تو سنا کہ کوئی بڑھیا عمرؓ‘ یعنی خود انہیں کوسنے دے رہی ہے آپ نے بڑھیا سے پوچھا کہ تمہیں عمرؓ سے کیا تکلیف پہنچی ہے؟ وہ بڑھیا کہنے لگی تم کون ہو؟ کہا میں عرب کا غلام ہوں تو عمر کی برائی کر رہی تھی تو میں رک گیا کہ آخر تم سے پوچھوں کہ تمہیں عمرؓ سے کیا گلہ ہے؟

وہ بڑھیا کہنے لگی آج گھر میں تین دن سے فاقہ ہے بچے بھوک سے مر رہے ہیں عمرؓ کو برا بھلا نہ کہوں تو کسے کہوں جسے میری خستہ حالت کا کچھ احساس نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس بڑھیا سے کہا عمرؓ کو کیا خبر کہ تو اور تیرے بچے بھوکے ہیں۔ تو نے کیا اسے اطلاع دی تھی؟ بڑھیا کہنے لگی ہمیں ایسا امیر اور خلیفہ نہیں چاہیے جسے اپنی رعایا کے حال کی خبر نہ ہو۔ یہ عمرؓ کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھوکوں کی خبر گیری کرے یہ سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے روتے ہوئے پلٹے بیت المال گئے وہاں سے کھجوریں‘ ستو اور دوسرا سامان چادر میں باندھا جب اس بھاری بوجھ کو اٹھانے لگے تو غلام نے عرض کیا۔ لایئے یہ سامان میں اٹھالوں۔ فرمایا کیا قیامت کے دن کا بوجھ بھی تو اٹھائے گا۔ ہٹ جا کہ یہ کام عمرؓ کے کرنے کا ہے۔ غضب خدا کا کہ مدینہ کے لوگ

بھوکے رہیں اور عمرؓ کو اس کا علم تک نہ ہو میں خدا کے عذاب سے کیونکر بچ سکوں گا۔ حضرت عمرؓ کے اس واقعہ سے پتہ چلا کہ یہ وقت کے حکمران کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھوکوں اور ناداروں کو تلاش کر کے ان کی روٹی کا بندوبست کرے۔

اس سلسلہ میں ایک اور مختصر سا واقعہ یاد آگیا۔ رشید بن نعمانؓ ایک صحابی تھے ایک مرتبہ ان کا خط حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ صلح کا دن تھا ہم بے فکر تھے جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو عیسائیوں نے اچانک بدعہدی کرتے ہوئے پیچھے سے حملہ کر کے میری فوج کے بیشتر سپاہیوں کو شہید کر دیا۔ آپ فوراً" میری امداد کیجئے اور مزید فوج بھیجئے جب حضرت عمرؓ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے تمام صحابہ کرامؓ کو مسجد نبوی میں اکٹھا کیا۔ حضرت علیؓ کچھ دیر سے پہنچے دیکھا کہ عمرؓ زارو قطار رو رہے ہیں حضرت علیؓ نے پوچھا امیر المومنین ! کیا قصہ ہے؟ کیا حادثہ پیش آگیا؟ حضرت عمرؓ نے وہ خط حضرت علیؓ کے حوالہ کیا حضرت علیؓ نے وہ خط پڑھا اور حضرت عمرؓ کو تسلی دی اور کہا کہ آپ کیوں ناحق اپنا جی ہلکان کرتے ہیں جو لوگ شہید ہو گئے وہ اللہ کے ہاں درجہ پا گئے۔ صدمہ تو حضرت علی کو بھی کم نہ تھا مگر انہوں نے اس موقعہ پر اس کا اظہار کرنے کی بجائے حضرت عمرؓ کو تسلی دی حضرت عمرؓ نے فرمایا میں روتا اس لئے نہیں ہوں کہ مجھے ان کے شہید ہو جانے کا ملال ہے میں تو اس لئے روتا ہوں کہ کل قیامت کے دن اگر مجھ سے ان کی شہادت کی بابت باز پرس ہوگی تو کیا جواب دوں گا۔ اس موقعہ پر حضرت عمرؓ نے ایک اور بات بھی فرمائی تھی وہ بات دراصل میں آپ کو سنانا چاہتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ! علی خدا کی قسم اگر فرات کا پل ٹوٹ جائے اس میں سے ایک اینٹ نکل جائے اس میں سوراخ ہو جائے اور اس پل پر سے بکری گزر رہی ہو اور اس کا پاؤں اس سوراخ میں پھنس جائے اور پھنس کر ٹوٹ جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ قیامت کے دن اگر اس بکری نے فریاد کی کہ عمرؓ کی غفلت سے میرا پاؤں ٹوٹا ہے تو میں بارگاہ خداوندی میں کیا جواب دوں گا میں اس دن کی باز پرس سے ڈر رہا ہوں کہ اگر اس روز یہ سوال ہو گیا کہ اتنے مسلمان عمرؓ کی غفلت سے شہید ہوئے تو میں خدا کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ یہ تھا احساس ذمہ داری جو ایک اسلامی حکمران کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ ہمیں ایسی حکومت اور ایسے حکمران چاہئیں جو ذمہ داری کے اس احساس سے سرشار ہوں۔

اب میں پھر اپنے سابقہ مضمون کی طرف لوٹتا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں اور جماعتوں کو متحد ہو کر، مل جل کر اسلامی آئین کے نفاذ کی جدوجہد کرنی چاہیے یہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے سردست تین جماعتیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت اور جمعیت علماء اسلام۔ میں ان

جماعتوں کا کنوینر ہوں۔ ان جماعتوں کے متحدہ پلیٹ فارم کا نام ہے ”اسلامی مجلس“ بریلوی حضرات سے بات چیت کرنے کا فیصلہ ہوچکا ہے۔ میں مولانا ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند مولانا خلیل احمد قادری سے گفتگو کرچکا ہوں۔ مولانا احتشام الحق تھانوی سے بھی بات چیت ہوچکی ہے۔ مفتی محمد شفیع سے بھی اس موضوع پر مل چکا ہوں‘ اہل حدیث حضرات میں سے مولانا عبدالقادر روپڑی سے بھی گفتگو ہوئی ہے۔ حاجی اسحاق حنیف سے مفتی محمود صاحب بات چیت کرچکے ہیں عنقریب تمام دینی جماعتوں کا ایک بلاک بنے گا اور ہم سب مل کر اسلامی دستور کے لئے جدوجہد کریں گے۔ اور سب کو جوڑنے کی کوشش کریں گے کہ وہ اس اہم مسئلہ پر متحد ہوجائیں ہم ان تمام لوگوں کے دروازے پر جائیں گے جو عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں ہم ان سب کو اس محاذ میں شمولیت کی دعوت دیں گے ہمارا یہ متفقہ فیصلہ ہوگا کہ جو گروہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے اسے اقلیت قرار دیا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کو ماننے والے مسلمانوں سے علیحدہ امت شمار کئے جائیں ہم سب اس بات کو منوانے کی کوشش کریں گے۔ تمام مسلمان فرقوں کو ہم اسلامی دستور کے مسئلہ پر اور ختم نبوت کے عقیدے پر متحد کرنے میں یقیناً“ کامیاب ہوجائیں گے ہم نے تو ۵۱ء میں بھی تمام مسلمان فرقوں کو اس بنیاد پر متحد کرلیا تھا اور ۵۲ء میں قادیانیوں کے خلاف جب تحریک چلی تو تمام مسلمان اس مسئلہ پر متحد تھے۔ ۵۳ء میں ہم اکٹھے ہی جیل گئے دیوبندیوں میں مولانا غلام اللہ خاں اور بریلویوں میں مولانا عبدالغفور ہزاروی کے درمیان کتنا شدید اختلاف ہے دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مناظرے کرتے رہے ایک دوسرے کے خلاف تندوتیز تقریریں کرتے تھے۔ لیکن مسئلہ ختم نبوت پر دونوں جیل گئے اور دونوں ایک ہی برتن میں جیل کی دال کھاتے تھے۔ دیکھا یہ ہیں ختم نبوت کی برکتیں۔ تنظیم اہل سنت کے صدر مولوی نورالحسن بخاری اور تحفظ حقوق شیعہ کے سیکرٹری جنرل مظفر علی شمسی جیل میں ایک ہی کمرے میں چارپائی سے چارپائی ملاکر رہتے تھے۔ کھانا اکٹھے کھاتے تھے۔ اور میں ان دونوں سے کہا کرتا تھا باہر تو آپ یوں لڑتے ہیں جیسے ایک دوسرے کے جانی دشمن ہوں اور اندر یوں اکٹھے رہتے ہو جیسے ماں جائے بھائی بھی نہیں رہتے اب ہمیں دوبارہ اسی طرح باہر بھی متحد ہونا ہے۔

اسلام میں عورت کا مقام

اب کچھ باتیں میں اپنی بہنوں سے کرنا چاہتا ہوں۔ میری بہنو ! زمانہ ایسا برا آگیا ہے کہ شرم وحیا باقی نہیں رہی ایک ایک کرکے قیامت کی علامات ظاہر ہورہی ہیں۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے

کہ مرد عورتوں کے پیچھے چلیں گے اور عورتیں ان کی رہنمائی کریں گی۔ اب یہ صورت حال رونما ہو چکی ہے شاید ہی کوئی قسمت والا ایسا ہوگا۔ جہاں بیوی شوہر کی بات مانتی ہو ورنہ سارے معاملات عورتوں کے ہاتھ میں چلے گئے ہیں وہ من مانی کرتی ہیں ہر معاملہ میں ان کو ہر قسم کا اختیار حاصل ہے حتی کہ گھر بسانے اور اجاڑنے کا سارا کھیل بھی وہی کھیلتی ہیں۔ میں اپنی ان بہنوں سے کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ اختیار اور یہ حکومت دی ہے تو تم اس سے معاشرہ کی اصلاح کا کام کرو۔ تم بھی اب میدان میں نکلو اور میدان میں نکلنے کا یہ مطلب نہیں کہ بے پردہ ہو جاؤ بلکہ گھروں میں محلوں میں بستیوں میں جو معاشرتی خرابیاں ہیں جو سماجی برائیاں پیدا ہو چکی ہیں تم ان کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ بری رسموں کے خلاف آواز اٹھاؤ' شادی بیاہ کے سلسلہ میں جو قباحتیں جنم لے چکی ہیں ان کو مٹاؤ' خود پردہ کرو اور اپنی بیٹیوں کے سر بھی ڈھانپو۔ غیر شرعی اور بھڑکیلا لباس نہ خود پہنو نہ کسی کو پہننے دو' کالجوں میں جو لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انہیں سمجھاؤ کہ وہ پردہ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ہوں۔ سادگی کو اپنا شعار بناؤ' سادہ لباس پہنو عریانی سے بچو۔ حدیث میں آتا ہے۔

"رب کاسیات عاریات یوم القیامه : بہت سی لباس پہننے والی عورتیں قیامت کے دن ننگی ہوں گی"

مقصد یہ کہ دنیا میں ان کا لباس عریانی کا تھا اس لئے قیامت کے دن ان کے جسم ننگے ہوں گے یہ ان کی سزا ہوگی کہ وہ اتنے بڑے ہجوم میں عریاں پھر رہی ہوں گی اور بے آبرو ہوں گی۔ ایک بات اور بڑے درد اور دکھ کے ساتھ کہتا ہوں۔ غور سے سنو ! سینما کے ٹکٹ نہیں بکتے جب تک سینما کے باہر عورت کی ننگی تصویر نہ ہو' صابن کی ٹکیہ نہیں بکتی جبکہ اس پر عورت کی تصویر نہ بنی ہوئی ہو' کپڑا نہیں بکتا جب تک اس کے اشتہار میں عورت کی عریاں تصویر نہ چھاپی جائے' کوئی پیکٹ نہیں بکتا جب تک اس پر عورت کا فوٹو نہ بنا ہوا ہو' حتی کہ آئینہ کی پشت پر بھی عورت کی ننگی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے۔ عورت ذات کی اس سے بڑی رسوائی اور بے آبروئی کیا ہو سکتی ہے کہ ٹکے ٹکے کی چیز پر اس کی تصویر بنی ہوئی ہو اور وہ بازار میں کھلے بندوں فروخت ہو رہی ہو۔ عورت کو کتنا سستا کیا' کتنا اسے حقیر کردیا' تم اس ذلت کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھاتی ہو۔ تم اپنی ایک ایسی موثر اور فعال تنظیم کیوں قائم نہیں کرتی ہو جو عورت کی اس بر سربازار رسوائی کے خلاف آواز بلند کرے تم بڑے بڑے افسروں کی بیگمات کے پیچھے کیوں نہیں پڑتیں کہ وہ ان خرافات کو بند کرانے کے لئے اپنے شوہروں پر دباؤ ڈالیں کہ عورت کی تصویر کسی بھی رنگ میں کسی بھی مقصد کے لئے شائع کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔ سینما کے باہر اس قسم کی بے ہودہ عورتوں اور مردوں کی ملی جلی تصوریں لٹکی ہوئی ہوتی ہیں کہ غیرت

و شرم کا سرنگوں ہو جاتا ہے۔ تم اس کے خلاف جہاد کرو اس بے ہودہ شغل کو بند کرنے کا مطالبہ کرو' تم حکومت سے مطالبہ کرو کہ وہ عورت کی تصویر کو یوں تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کرنے پر پابندی عائد کر دے۔ تم کہاں سوئی پڑی ہو؟ تمہیں بناؤ سنگھار سے فرصت نہیں تمہیں کپڑے لتے کے سوا کچھ یاد نہیں' تمہیں زیور اور گہنے کے علاوہ کسی بات کا خیال نہیں تم نت نئے فیشن اپناتی ہو رنگ برنگی چوڑیاں پہنتی ہو' خوش نما اور دلکش برقعے پہن کر بازاروں میں نکلنے کا تمہیں چسکا پڑ گیا ہے۔ تمہاری دلچسپیاں میک اپ اور سرخی پاؤڈر تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں اور تمہیں یہ خیال نہیں آتا' یہ احساس نہیں ستاتا کہ بازاروں میں' چوراہے میں' گلی کی نکر پر' سڑک کے وسط میں دکانوں پر تمہاری عریاں تصویروں کا نیلام ہو رہا ہے اور تمہاری ایسی بے عزتی کی جا رہی ہے کہ تاریخ میں آج تک کبھی عورت کی بے حرمتی نہیں ہوئی۔ اپوا نے جو تمہیں پٹی پڑھائی ہے وہ تمہاری تباہی کا راستہ ہے۔ تمہاری نجات کی راہ سیدالنساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اتباع میں ہے۔ تم بے غیرت افسروں کی بے شرم بیگمات کی نقالی کرتی ہو تمہیں احساس نہیں ہے کہ یہ عورتیں دین ومذہب سے بیگانہ اور خوف خدا سے تہی دامن ہیں تم ان کے پیچھے چل کر ان کی طرح اپنی عاقبت کیوں خراب کرتی ہو قیامت میں خدا کو کیا منہ دکھاؤ گی۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت الا لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها .

یعنی بہت سی عورتیں ہیں کہ انہوں نے بظاہر لباس پہن رکھا ہے مگر اس کے باوجود عریاں ہیں۔ دوسروں کو اپنے عشوہ و ادا سے اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود بھی ان کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ بختی نسل کے اونٹوں کی طرح گردن کو ایک طرف جھکا کر بڑے ناز و انداز سے چلتی ہیں مگر ان کا انجام یہ ہو گا کہ وہ جنت میں داخل ہونا تو بجائے خود رہا جنت کی ہوا بھی ان کو نہیں لگے گی۔ کیا تم اپنا حشر ان عورتوں کے ساتھ کرنا چاہتی ہو۔

کیا تمہیں خبر نہیں ہے کہ بیسیوں عورتیں روزانہ اغوا ہو رہی ہیں اور اغوا ہو کر فروخت کی جا رہی ہیں۔ اخبارات میں تو اغوا کے اکا دکا واقعات چھپتے ہیں دیہات میں روزانہ جو اغوا کی وارداتیں ہوتی ہیں وہ تو کسی کے نوٹس میں ہی نہیں آتیں۔ بارہ بارہ سال کی لڑکیاں دن دھاڑے اغوا کی جا رہی ہیں' فروخت کی جا رہی ہیں اور ان کا کوئی مداوا نہیں کوئی پرسان حال نہیں کیا تم اس صورت حال پر خوش ہو کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ تمہاری جنس کا یہ حشر ہو اور اس میں قصور صرف مردہی کا نہیں عورتیں بھی اس جرم میں برابر کی شریک ہیں تم خود حکومت سے یہ مطالبہ کرو کہ جس طرح اغوا میں مرد کا ہاتھ ہوتا ہے اسے سزا ملنی چاہیے اسی طرح جو عورت

کسی مرد کے ساتھ بھاگ جائے اسے بھی سزا دی جائے‘ اسے کوڑے لگائے جائیں دونوں کے لئے سخت سے سخت سزا مقرر ہونی چاہیے دونوں کو چوراہے میں پھانسی پر لٹکا دینا چاہیے تاکہ بے حیائی اور بے غیرتی کا یہ سلسلہ بند ہو جب تک خود عورتیں اپنے احوال کو درست نہیں کریں گی معاشرہ درست نہیں ہو سکتا مجھے یاد ہے ایک مرتبہ لڑکیوں کے ایک سکول کے متعلق پتہ چلا کہ وہاں فیشن کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ عریانی کی وہاں بطور خاص تاکید کی جاتی ہے اور بے پردگی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہم نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔

ایک مرتبہ انہی دنوں بازار گیا ایک دکان پر بیٹھا تھا دکاندار کہنے لگا۔ مولوی صاحب آپ کی مخالفت سے کیا ہوتا ہے ہماری نوجوان نسل کو اس قسم کی فیشن ایبل بیویاں چاہییں جیسی اس اسکول میں تیار ہوتی ہیں لیکن اگر عورتیں یہ طے کرلیں کہ انہیں فیشن نہیں کرنا‘ انہیں عریانی سے بچنا ہے‘ انہیں بے حیائی سے محفوظ رہنا ہے تو وہ یہ کام آسانی سے کر سکتی ہیں۔ گھروں میں دینی تعلیم کا اہتمام کروا اپنے والد سے‘ خسر سے‘ چچا سے‘ خاوند سے‘ بیٹے سے‘ یا بھائی سے کہو کہ وہ ہر آٹھویں دن صبح وشام کو ایک وقت مقرر کرکے اس میں حضور ﷺ کی سیرت‘ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات اور فقہ کے مسائل تمہیں سنائیں‘ بہشتی زیور پڑھا جائے‘ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی کتابوں میں فضائل قرآن‘ فضائل نماز‘ فضائل زکوٰۃ‘ وغیرہ کتابیں اس مقصد کے لئے بہت مفید ہیں۔ دوسری عمدہ دینی کتابیں پڑھنے کا بھی گھروں میں رواج ڈالو اگر ایسا انتظام ہو سکے کہ ایک پردہ دار گھر میں سب عورتیں اکٹھی ہوں اور کوئی پڑھی لکھی عورت یہ فرض انجام دے یا کوئی بڑی عمر کا نیک سیرت عالم ہو جو پردے کے پیچھے بیٹھ کر تمہیں دین کی باتیں سکھائے۔ بچیاں‘ بیویاں‘ بیٹیاں‘ مائیں‘ بہنیں‘ اور بڑی بوڑھیاں سب وہاں بیٹھ کر دین کی باتیں سنیں۔ اس سے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوگا حضور ﷺ کی محبت پیدا ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سے تعلق استوار ہوگا اور اس طرح معاشرہ کی اصلاح ہوتی چلی جائے گی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت

اب میں کچھ باتیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلق عرض کروں گا۔ اس وقت دنیا اسلام کی طلب گار ہے دنیا کو ضرورت ہے کہ اسلام کی رہنمائی کرے لیکن اس رہنمائی کے لئے کار آمد مبلغ نہیں مل رہے ہیں۔ اگر ہماری تنظیم مضبوط ہو‘ مالی طور پر مستحکم ہو اور مبلغ باہر کے ملکوں میں جانے لگ جائیں تو وہاں اسلام کی تعلیم عام ہو سکتی ہے اور لوگ اسلام کے حلقہ بگوش بن سکتے ہیں۔ مولانا لال حسین اختر ہماری جماعت کے مبلغ ہیں وہ جزیرہ فجی میں نو ماہ تک مقیم رہے اس جزیرہ میں باوجود یہ کہ مسلمان کثیر تعداد میں موجود ہیں لیکن وہاں قرآن کا

ایک بھی مدرسہ نہیں تھا۔ مولانا لال حسین اخترنے اس جزیرہ کے تمام بڑے شہروں کے سربر آوردہ مسلمانوں کو بلایا اور ان کی مدد سے وہاں قرآن پاک کی تعلیم کا مدرسہ قائم کیا۔ ایک استاد کا تقرر کیا زمین بھی اس مدرسہ کے لئے خریدی' بلڈنگ بھی تعمیر ہورہی ہے۔ اس وقت ستر لڑکے وہاں قرآن پاک حفظ کررہے ہیں۔

یوگوسلاویہ مشرقی یورپ کا ایک ملک ہے اس سارے ملک میں قرآن مجید کا صرف ایک ہی نسخہ ہے اندازہ لگائیے کہ کرنے کا کتنا کام ہے جو نہیں ہورہا ہے امریکہ کی مثال لیجئے امریکہ کے اصل باشندے جو اب ریڈ انڈین کہلاتے ہیں ان میں بہت سے لوگ مسلمان ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ امریکہ کے گوری چمڑی والے لوگ وہاں کے اصل باشندے نہیں ہیں بلکہ یہ تو باہر سے آکر ان کے ملک پر قابض ہوگئے جیسے ہمارے ملک پر انگریز نے قبضہ کرلیا تھا بہرحال وہاں سے ابھی حال ہی میں ایک شہری پاکستان آیا اس نے بتایا کہ امریکہ کے نیگرو مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے صحیح العقیدہ مبلغ کی ضرورت ہے۔ قادیانی مبلغ وہاں جاتے ہیں۔ بظاہر وہ عیسائیوں میں جاکر تبلیغ کرتے ہیں۔ مگر وہ عیسائیوں کو مسلمان بنانے کی بجائے قادیانی بناکر آتے ہیں۔ وہی مثل ہوئی کہ

فر من المطر وقام تحت المیزاب

بارش سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے آکر کھڑا ہوگیا۔

اسے کہتے ہیں آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ قادیانی باہر جاکر اسلام نہیں پھیلاتے بلکہ قادیانیت کا پرچار کرتے ہیں اس لئے مجلس تحفظ ختم نبوت چاہتی ہے کہ ایسے مبلغ تیار کئے جائیں۔ جو باہر کے ملکوں میں جاکر اسلام کی تبلیغ کریں۔ عیسائیت کا بھی رد کریں' اشتراکیت کا بھی رد کریں اور قادیانیت کے بڑھتے ہوئے فتنہ کا بھی انسداد کریں' اس مقصد کے لئے ہمیں کالجوں کے ایسے نوجوان منتخب کرنے ہوں گے جو دین کی خدمت کا عزم رکھتے ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اصل قوم کا جوہر تو کالجوں میں ہے پولیس میں جتنے افسر آئیں گے کالجوں سے آئیں گے۔ ڈی سی آفس میں یا کسی بھی سرکاری محکمہ میں جتنے ملازم پیشہ لوگ بھرتی ہوں گے وہ سب کالج سے آئیں گے۔ فوج کے افسر بھی کالجوں سے تربیت پاکر باہر نکلتے ہیں۔ کمشنر اور گورنر بھی کالج ہی کے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ ملک کا صدر بھی کالج سے پڑھ کر نکلتا ہے۔ ایوب خاں بھی کالج کا پڑھا ہوا تھا اور اس کے خلاف جو لڑکے جلوس نکالتے تھے وہ بھی کالج ہی کے فرزند تھے۔ ملک کا نظام سارا کالج والوں کے ہاتھ میں ہے۔ ملک کا نظام خراب ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ کالجوں کا نظام خراب ہے۔ کالجوں کا نظام اس لئے خراب ہے کہ کالجوں کی تعلیم ناقص ہے کالجوں کے لڑکے مسجد میں نہیں آتے جمعہ نہیں پڑھتے اور مولوی ان کے ہاں نہیں جاتے اس

لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے مبلغ رکھے جائیں جو دین بھی سیکھ لیں اور گریجویٹ بھی ہوں۔ بی اے 'ایم اے' پاس ہوں وہ کالجوں میں جاکر دین پڑھائیں' دین سمجھائیں' دین کی تعلیم دیں تاکہ کالجوں کا ماحول اچھا ہو جب کالجوں کا ماحول اچھا ہوگا تو پولیس میں جتنے تھانیدار بھرتی ہوں گے نیک ہوں گے' جتنے اعلیٰ افسر ہوں گے وہ بھی نیک ہوں گے سول اور فوجی افسر بھی نیک ہوں گے' ہماری کوشش یہ ہوگی کہ کالج کے لڑکوں میں دو باتیں پیدا ہوجائیں۔ دین سے محبت اور ملک وقوم سے محبت۔ دین سے لگاؤ ہوگا تو یہ لوگ اچھے ملازم اور اچھے شہری ثابت ہوں گے۔ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس اسکیم کو کامیاب فرمائے۔

ہم نے پہلے جتنے بھی مبلغ رکھے ہیں وہ نرے پرے مولوی ہیں وہ ملک میں ہر جگہ جاتے ہیں اور عوام کو دین سمجھاتے ہیں۔ لیکن کالج میں وہی شخص کام کرسکتا ہے جو نرا مولوی نہ ہو کچھ اپ ٹوڈیٹ بھی ہو کچھ اف ہٹ بھی جاکر کرسکے وہاں انگریزی فرفر بول سکے اور بول سکتا ہو تم نے دیکھا ہوگا کہ بلبل بلبل کے پاس جاکر بیٹھتی ہے' کوا کوے کے پاس جاکر بیٹھتا ہے' چڑیاں چڑیوں کے پاس جاکر بیٹھتی ہیں

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

کبوتر با کبوتر باز با باز!

گاڑی میں تم نے دیکھا ہوگا دیہاتی دیہاتی کے پاس جاکر بیٹھتا ہے شہری شہری کے پاس بیٹھ کر خوش ہوتا ہے۔ پڑھا لکھا آدمی پڑھے لکھے کے پاس بیٹھنا پسند کرتا ہے۔ داڑھی والا داڑھی والے کے پاس بیٹھے گا۔ داڑھی والے آپس میں باتیں کرتے ہیں اور کوٹ پینٹ والے آپس میں گٹ مٹ کرتے ہیں۔ اگر ایک بابو کے پاس ایک داڑھی والا جاکر بیٹھ جائے تو دونوں ایک دوسرے سے ناراض ناراض دکھائی دیتے ہیں۔ بابو کہتا ہے دل میں کہ میں کہاں پھنس گیا' اپنے جیسے آدمی سے قدرتاً" آدمی مانوس ہوجاتا ہے اس لئے ہم ایسے مبلغ رکھنا چاہتے ہیں۔ سردست صرف پانچ مبلغ رکھنا درکار ہیں ایک مل گیا ہے وہ گریجویٹ ہے آپ میں سے کسی کا بھائی کسی کا بیٹا یا کوئی خود اس طرف آنا چاہتا ہے تو ہمارے پاس چار آسامیاں خالی ہیں گریجویٹ ہونا شرط ہے۔

یہاں ضمناً" ایک بات اور کہہ دوں کسی مسجد میں خطیب کی ضرورت ہو اخبار میں اشتہار شائع کرادیں سال بھر تک کوئی درخواست نہیں آتی عربی مدرسہ میں مدرس کی ضرورت کا اشتہار اخبار میں چھاپ دیا جائے مدتوں مدرس نہیں ملتا لیکن دو کلرکوں کی ضرورت کا اشتہار شائع کردیا جائے تو دس ہزار درخواستیں آجائیں گی۔ انگریزی پڑھے لکھے سڑکوں پر مارے مارے پھرتے ہیں اور انہیں نوکری نہیں ملتی آخر سارے تو سرکاری ملازم

نہیں بن جائیں گے۔ کچھ فیکٹریوں میں جائیں گے کچھ پرائیویٹ کچھ کارخانوں میں اور دکانوں میں ملازمت ڈھونڈیں گے۔ آپ ختم نبوت کے دفتر کو ایک فیکٹری یا ایک مل سمجھ لیں ہم عام مبلغ کو جب اپنے ہاں رکھتے ہیں تو شروع دن سے سو روپیہ ماہوار اس کا وظیفہ مقرر کرتے ہیں لیکن گریجویٹ کا دو سو سے وظیفہ شروع کرتے ہیں۔ دیکھو ہم نے بھی گریجویٹ کو 'بی اے پاس کو زیادہ تنخواہ دی ہے۔ میں کہتا ہوں آپ اپنے بچوں کو خواہ وہ سکولوں میں پڑھتے ہوں یا کالجوں میں دینی تربیت دیں ان کو اچھی اچھی کتابیں پڑھنے کے لئے دیں ہفتہ میں ایک دن ان کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں بھیجیں علماء کی صحبت میں بیٹھنے کی ہدایت کریں تاکہ بچوں کو دین سے مناسبت پیدا ہو دین کے لئے ان کے اندر ایک جذبہ ابھرے اور وہ دین کے کام آسکیں۔

آغا شورش کشمیری رحمہ اللہ کا نام آپ نے سنا ہوگا جب وہ گرفتار نہیں ہوئے تھے انہوں نے اپنی تقریر میں کہا تھا اور یہی تقریر ان کی گرفتاری کا باعث بنی انہوں نے بتایا تھا کہ پاکستان کی فوج میں کل چودہ جنرل ہیں ان میں سے گیارہ مرزائی ہیں شورش رحمہ اللہ نے یہ بات بھرے جلسہ میں بتائی تھی میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ صحیح ہے تو آخر ہماری حکومت قادیانیوں کے فتنہ سے غافل کیوں ہے؟ کیا وہ ملک پر قادیانیوں کا قبضہ کرانا چاہتی ہے اور اگر یہ بات غلط تھی تو حکومت نے اس کی تردید کیوں نہیں کی اگر یہ بات صحیح ہے تو پاکستان پر قبضہ مسلمانوں کا نہ ہوا بلکہ قادیانیوں کا ہوا۔ آغا شورش رحمہ اللہ نے یہ بھی کہا تھا کہ پاکستان میں چار ہوائی اڈے ہیں ان میں سے تین بہت ہی اہم ہیں اور ان تینوں پر قادیانی قابض ہیں ایک جو زیادہ اہم نہیں ہے اس کا انچارج مسلمان ہے۔ یہ تقریر انہوں نے موچی دروازے کے باہر جمعیت علماء کے اجلاس میں کی تھی۔ گورنمنٹ کو اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہیے کہ ملک پر قادیانیوں کا اس طرح تسلط کیوں ہے؟ اس کے علاوہ ایک بات اور بھی کہتا ہوں سارا ملک شور کر رہا تھا کہ ایوب خاں نے اس ملک کو لوٹ کھایا۔ اس کے بیٹوں نے ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے۔ بڑی افواہیں گرم تھیں۔ گوہر ایوب نے اتنا کھایا' اختر ایوب نے اتنا کھایا' مارشل لاء لگے کو تین ماہ ہو چکے ہیں سارا ملک اس انتظار میں ہے کہ ایوب خاں کے خلاف کاروائی ہونی چاہیے اور اگر یہ بات جھوٹ تھی ایوب خاں کا دامن بالکل صاف تھا تو حکومت کی جانب سے ان باتوں کی تردید ہونی چاہیے۔ یہ گومگو کی پالیسی کچھ اچھی بات نہیں۔ اگر ایوب خاں اور اس کے بیٹوں نے اس ملک کو لوٹا ہے تو ان کا محاسبہ ہونا چاہیے ورنہ حکومت ان کی برات کا اعلان کردے۔ بس یہی کچھ مجھے کہنا تھا جو میں نے عرض کردیا قادیانیوں کے بارے میں اور بہت سی باتیں کہنے کی تھیں لیکن پھر کبھی جب مجھے فرصت ہوگی اس بارے میں عرض کروں گا۔

AALAMI
18th kHATME NUBUWWAT CONFERENCE

MUSLIMCOLONY CHINABNAGAR

Thursday Friday 7/8th October, 1999

Master of cerimonies

Hazrat Maulana Khan Muhammad

- ✡ **Khatme Nubuwwat**
- ✡ *Desencion of Jesus Isa Alayhis Salaam*
- ✡ *Islam and their terrorism*
- ✡ *and many more topics will be discussed*

We appeal to all the Muslims to attend this conference and emphasis The finality of the Prophethood of the
HOLY PROPHET MUHAMMAD
Sallallahu Alayhi Wasallam

Aalami Majlis-e-Tahaffuz-e-Katm-e-Nubuwwat

TEL:061-514122= Fax:061542277

Reception of conference

TEL:04524-212611

دنیا راہ گزر ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا فداالرحمٰن درخواستی

”عن عبداللّٰہ بن عمرؓ قال اخذ رسول اللّٰہ ﷺ بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب اوعابر سبیل۰“ ﴿حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ دنیا میں مسافر کی طرح رہو بلکہ چلتے مسافر کی طرح۔﴾

یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے۔ یعنی الفاظ مختصر اور تشریح بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام کائنات سے اشرف بنایا اور اس کا مقصد بھی اعلیٰ بتایا۔ فرمایا میں نے سارا جہاں تیرے لئے بنایا اور تجھے میں نے اپنی عبادت اور رضاجوئی کے لئے بنایا۔ انسانی زندگی کے تمام منازل صرف اس لئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار کی طلب میں کوشاں رہے۔ اور اس کی مرضی کا طالب رہے۔ انسان بادشاہ ہو یا فقیر' امیر ہو یا غریب۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد میں مصروف رہا تو کامیاب ہے ورنہ ناکام ہے۔

سرورکائنات ﷺ نے امت کو نہایت ہی عجیب انداز میں ہدایت فرمائی کہ دنیا مسافرخانہ ہے۔ یہاں کسی نے بھی ہمیشہ نہیں رہنا۔ جو آیا ہے وہ جانے کے لئے ہی آیا ہے۔ اور جو گیا ہے پھر واپس نہیں آیا۔ چند دن کی زندگی کے لئے بڑی بڑی عمارتیں اور بے انتہا مال ودولت جمع کرنا کم عقلی کا کام ہے۔ دنیا کے لئے اتنی محنت کرو جتنا دنیا میں رہنا ہے۔ اور آخرت کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اتنی محنت کرو جتنا آخرت میں رہنا ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
اک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آخرت میں تمام مراحل سے (وزن اعمال کے وقت پل صراط سے گذرنے کے وقت) آسانی سے گذرنا ہے۔ تو اس مبارک ارشاد کو یاد رکھ۔ کہ دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کر۔ تو مسافر ہے' مسافر کی

شناسائی لوگوں سے کم ہوتی ہے' سامان کم ہوتا ہے' تعلقات کم ہوتے ہیں۔ عام لوگوں کے تعلقات کی وجہ سے جو روحانی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں (مثلاً حسد' کینہ' بغض' لڑائی' جھگڑا وغیرہ) وہ بھی کم ہوں گے۔ مسافر کو اپنی منزل مقصود پر نظر رہتی ہے۔ اور وہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ہر وقت بے قرار رہتا ہے۔ مسافر سفر میں اپنے مال و دولت' دکان و مکان' خویش و اقارب میں مشغول نہیں رہتا۔ صرف منزل مقصود حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اے میرے مسلم بھائی! تیرا اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی رضا ہے۔ اس لئے ہر ایک چیز سے جو یاد الٰہی روکنے والی ہے دور رہو۔ دنیا کی نیرنگیاں اور شادیاں تیری راہ میں رکاوٹ نہ بنیں اور تجھے تیرے اصلی مقصود سے فراموش نہ کر دیں۔ یہ دنیا ہزار داماد ہے نہ کسی کی بنی ہے نہ بنے گی۔ کبھی ایک کو کنگن پہناتی ہے پھر اس سے اتار کر دوسرے کو دیتی ہے۔

بہار دنیا ہے چند روزہ یہاں نہ چل سر اٹھا کر
خدا نے ایسے کروڑوں نقشے بگاڑ ڈالے ہیں بنا بنا کر

چاہے کوئی تخت و تاج کا مالک ہو یا رستم دوراں ہو۔ کسی کو ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتا رہے۔ اللہ رب العزت قادر مطلق ہیں۔ جسے چاہتے ہیں ایک آن میں گدائی سے بادشاہی دے دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ایک آن میں بادشاہ سے گداگر بنا دیتے ہیں۔

عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے — جو نہ دھوپ میں کبھی نکلتے تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے — استخواں تک بھی ان کے خاک ہوئے
تاج میں ٹکتے تھے جن کے جوہر — ٹھوکریں کھاتے ہیں وہ کاسہ سر
رشک یوسفؑ جو تھے جہاں میں حسین — کھا گئے ان کو آسمان و زمین
ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے — اور یہی دنیا کا کارخانہ ہے

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب صبح کرو تو شام تک امیدیں مت باندھو۔ اور جب شام کرو تو صبح تک امیدیں مت باندھو۔ آج ہم چند روزہ زندگی کے لئے حلال و حرام کی تمیز بھی نہیں کرتے۔ جائز و ناجائز کو بھی نہیں دیکھتے۔ جو کچھ تم دنیا میں رشوت و سود خوری سے بنا رہے ہو یہ سب کچھ دوسروں کے لئے کر رہے ہو۔ کیوں اپنے آپ کو دوسروں کی وجہ سے ہلاکت میں ڈال رہے ہو۔ خالی ہاتھ

بقیہ صفحہ 9 پر

گوہر شاہی کے کفریہ عقائد

مولانا حق نواز

اب پیر وہاں سے کھسکنا چاہتا تھا لیکن کوئی جواز نہیں مل رہا تھا۔ بابا (گوہر علی شاہ) کی طرح اب اس کے پیچھے بھی پولیس لگی ہوئی تھی۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ: "الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ہم یحزنون." "ادھر میڈیکل کے طلبہ کو گمراہ کرنے پر وہاں کے پرنسپل کو غصہ آیا اس نے پیر کی جھونپڑی وغیرہ اکھڑوا ڈالی' پیر کو تو بہانہ چاہئے تھا۔ لہذا وہاں سے بھاگا اور سیدھا حیدر آباد سرے گھاٹ جا پہنچا۔ یہاں آتے ہی پیری مریدی کا دھندہ دوبارہ شروع کر دیا۔ آج کل یہ دھندہ خورشید کالونی کوٹری سندھ میں جاری کئے ہوئے ہے۔

وہاں اس مقصد کے لئے اس نے ایک پہاڑی پر ذاکرین کے لئے اپنا آستانہ بنا رکھا ہے۔ اس نے نوجوانوں کو پھانسنے کے لئے ایک تنظیم انجمن سرفروشان اسلام کی بنیاد رکھی اور خود اس کا سرپرست بن گیا۔ ان کا شناختی نشان دل ہے۔ اب ان نوجوانوں کی انجمن کو استعمال کر کے یہ لوگوں میں گمراہی پھیلا رہا ہے اور ان نوجوانوں کی توانائیوں کو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے اور اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس انجمن کا کوئی مقصد نہیں سوائے اس بات کے نوجوانوں کو ذکر کے نام پر دھوکہ دے کر ریاض احمد گوہر شاہی کا مرید بنایا جائے۔ (روحانی سفر ص ۳۸'۳۹)

گوہر شاہی کی چند کتابیں

(۱)............ روحانی سفر۔(۲)............ روشناس۔(۳)............ تریاق قلب (شعری مجموعہ)

(۴)............ تحفۃ المجالس۔(۵)............ مینارہ نور۔

گوہر شاہی کی محبوبہ (مستانی)

جنگل میں چلوں کو کاٹنے کے عمل نے ریاض احمد کو ریاض احمد گوہر شاہی بنادیا۔ جنگل میں جہاں گوہر شاہی نے چلہ کاٹا وہاں ایک عورت رہتی تھی جس نے گوہر شاہی کے ساتھ ایک محبوبہ کی حیثیت سے

تین سال گزارے۔ اس کا نام مستانی تھا۔ گوہر شاہی دن رات اس کی جھونپڑی میں لیٹا رہتا اور اور اس کی اداؤں سے محظوظ اور مست ہوتا رہتا۔ (خلاصہ روحانی سفر ص ۳۰)

ریاض احمد گوہر شاہی اپنی کتاب میں لکھتا ہے: "مستانی ایک بڑی سی ریلی اوڑھے سو رہی تھی میں اس کی ریلی ہٹا کر اس کے قدموں میں لیٹ گیا............... تقریباً آدھ گھنٹے بعد مستانی نے کروٹ بدلی اس کے پاؤں میرے سر کو لگے اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا ڈرو نہیں میں خود ہی ہوں' کہنے لگی آج رات کیسے آگئے؟ میں نے کہا ویسے ہی' پھر پوچھا کہ شاید سردی لگی؟ میں نے کہا پتہ نہیں' اس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی.......... کچھ دیر بعد صبح کی اذان ہوئی' جسم کو زبردست جھٹکا لگا جیسے کسی نے ہٹا دیا ہو' اس کرنٹ کو مستانی نے بھی محسوس کیا اور اس جھٹکے کے ساتھ مستانی کے ہاتھ بھی سینے سے ہٹ گئے۔ (روحانی سفر ص ۳۰'۳۱)

بھنگ کا جام

وہ مجھے اپنی جھونپڑی میں لے گئی اور ابلے ہوئے نمکین چاول کھانے کو دیئے' پھر ایک بھنگ کا گلاس پیش کیا جسے میں نے قبول نہ کیا' کہنے لگی تو زیارتی ہے یا فقر کے لئے آیا ہے؟ میں نے کہا کہ فقر کے لئے آیا ہوں' کہنے لگی فقیر لوگ بھنگ چرس پیتے ہیں۔ (روحانی سفر ص ۳۱'۳۲)

ایک دفعہ میں (گوہر شاہی) نے مستانی کی دعوت رد کر کے بھنگ پینے سے انکار کر دیا اس کی طرف اشارہ کر کے لکھتا ہے: "مستانی میری اس حرکت سے سخت ناراض ہوئی' کئی دن تک مجھ سے بات نہیں کی اور میں نے بھی جھونپڑی میں جانا چھوڑ دیا' محرم کی ۹ تاریخ ہے مستانی نے مجھے بلایا اور امام حسینؓ کی یاد میں گلے لگا کر روتی ہے اتنا روتی ہے جیسے اس جیسا غم خوار دنیا میں کوئی نہ ہو گا.......... اس واقعہ کے بعد میں اور مستانی پہلے سے بھی زیادہ قریب ہو گئے۔ (روحانی سفر ص ۳۴)

کبھی کبھی اس کی آنکھوں میں عجیب سی مستی چھا جاتی پھر مختلف اداؤں سے باتیں کرتی۔ سیاہ چہرے کو آٹے سے سفید کرتی' لڑکیوں کی طرح اتراتی.......... کبھی میرے ہاتھ کو پکڑ کر سینے سے لگاتی اور کبھی ناچنا شروع کر دیتی۔ میں ساری رات چلہ گاہ میں گزارتا اور ایک کپ قہوے کے لالچ میں مستانی کی جھونپڑی میں چلا آتا۔ (خدا جانے یہ قہوے کا لالچ تھا یا کسی اور چیز کا......) (روحانی سفر ص ۳۵)

مستانی محبوبہ کی یاد

گوہر شاہی لکھتا ہے: آج لطیف آباد میں پھر مستانی کا خیال آیا اور چاہا کہ اس کو اپنے پاس رکھ لوں تاکہ اسے بھی راہ راست مل جائے۔ پھر خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میری بیوی کو بھی موالن بنادے اور خیال ترک کر دیا لیکن تھوڑے دنوں کے بعد پھر اس کی یاد ستائی کہ اس نے کچھ دن خدمت کی ہے اسے بھی کچھ نہ کچھ صلہ ملنا چاہئیے۔ سیہون شریف 'بھٹ شریف' جئے شاہ نورانی سب جگہ اس کا پتہ کیا مگر کہیں اس کا سراغ نہ ملا کیونکہ میں حلیہ سے اس کا پتہ کرتا؟ کچھ اسے مستانی اور کچھ لاہورتن کے نام سے پکارتے تھے۔ (روحانی سفر ص ۴۴)

گوہر شاہی پیر بننے سے قبل فقیری کی تلاش میں جن لوگوں کے پاس گیا ان میں ایسے بھی تھے جو بھنگ اور چرس پیتے تھے۔ گوہر شاہی لکھتا ہے: اب میں ہر وقت پریشان رہتا تھا کہ کوئی ایسا رہبر مل جائے جس سے سکون قلب میسر ہو۔ میرے ایک دوست جو تصوف سے واقف تھے مجھے ایک درویش کے پاس لے گئے۔ وہ درویش لمبا چوغہ پہنے ہوا تھا جب ہم وہاں پہنچے تو ان کے خلیفہ نے گرم گرم دودھ کے گلاس پیش کئے' کچھ امید قائم ہوئی' تھوڑی دیر تک فقیری کی بات ہوتی رہی' منزل سامنے نظر آنے لگی' اتنے میں ان کے خلیفہ نے حقہ آگے بڑھایا فقیر نے لمبے لمبے کش لگائے اور چرس کی بو سارے کمرے میں پھیل گئی' میں جلدی جلدی کمرے سے باہر نکل گیا اور وہ دوست بھی پیچھے باہر نکل آیا اور سمجھانے لگا کہ ان فقیروں کے لئے چرس حلال ہے' بلکہ جس کو یہ پلادیں اس کا بیڑا پار ہے۔

چلے میں بھنگ

گوہر شاہی کو چلے کاٹتے وقت بھنگ ملتی رہی اور وہ پیتا رہا۔ گوہر شاہی لکھتا ہے کہ سیہون شریف سے سیدھا مستانی کی جھونپڑی میں پہنچا اور لیٹ گیا' اتنے میں مستانی باادب کھڑی ہو گئی اور مجھے بھی کھڑے ہونے کا اشارہ کیا' میں بھی مستانی کی طرح باادب کھڑا ہو گیا' مستانی نے کہا کہ قلندر پاک اور بھٹ شاہ والے آئے تھے اور کہتے ہیں کہ ریاض کو آج گھر کی یاد ستا رہی ہے' کافی کوشش کرتا ہے کہ بھول جائے مگر بھول نہیں پاتا' اس کو ایک گلاس بھنگ کا پلادو تاکہ ذہن سے سب خیال نکل جائیں۔ اس کے بعد مستانی نے جھک کر سلام کیا اور بیٹھ کر بھنگ کوٹنے لگی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ اب ضرور بھنگ پئیے گا لیکن وہ بھنگ کوٹتی رہی اور

میں چلہ گاہ کی طرف چل دیا۔ آج چلہ گاہ میں جب ذکر سے فارغ ہوا تو اونگھ آگئی' کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ سفید ریش چھوٹا قد میرے سامنے موجود ہیں اور بڑے غصے سے کہہ رہے ہیں کہ تو نے بھنگ کیوں نہیں پی' میں نے کہا کہ شریعت میں حرام ہے' اس نے کہا کہ شرع اور عشق میں فرق ہے' جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے وہ مباح بلکہ جائز ہے' پھر اس نے کہا قرآن مجید میں صرف شراب کے نشے کی ممانعت ہے' جو اس وقت عام تھی' بھنگ یا چرس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا' صرف علماء نے اس کے نشے کو حرام کہا ہے' اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں' اور اس کو بے حد لذیذ پاتا ہوں' سوچتا ہوں کہ بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے' خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا ہے۔
(روحانی سفر ص ۴۳'۴۴)

گوہر شاہی لکھتا ہے: جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا' اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کی جانب جانے لگے' مستانی نے بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور کہا کہ رات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے' تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا یہی ہے: "شراباً طهورا" مستانی نے کہا کہ بھٹ شاہ والے حکم دے گئے ہیں کہ اس کو روزانہ الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا کہ پیوں یا نہ پیوں' کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا' آخر یہی فیصلہ کیا کہ تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شراباً طهورا ہی ہے۔ (روحانی سفر ص ۴۴)

گوہر شاہی کے کفریہ عقائد

❖............روحانیت کے لئے مذہب اسلام شرط نہیں' مسلمان' ہندو' عیسائی اور یہودی سب اللہ تعالیٰ کا نام دل میں کندہ کریں۔ (روحانی سفر)

❖............ظاہری نماز کی کوئی حقیقت نہیں' جب تک حاضری نصیب نہ ہو نماز کی کوئی ضرورت نہیں۔ (روحانی سفر)

❖............میں امام مہدی ہوں اور اس میرے طریقہ سے دنیا کو ہدایت حاصل ہوگی۔ بزرگ اور ولی کے لئے شریعت کی پابندی ضروری نہیں۔ (روحانی سفر)

❖............میرا مرشد شیطان ہے جس کی شکل ایک دفعہ میں نے اپنے پیشاب میں دیکھی۔ (روحانی سفر ص ۲۰)

❂ .... میرے طواف کرنے سے برکات اور فیوضات حاصل ہوتے ہیں۔(۱۱/اپریل کو لکشمی چوک پر جلسہ میں مرید کا طواف)

❂ .... نشہ اور سکر سے بھی ولایت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور بھنگ اس میں سرفہرست ہے۔(روحانی سفر)

❂ .... بزرگ اور ولی خلاف شریعت کام کرتے ہیں۔(روحانی سفر)

❂ .... میری تصویر چاند پر دکھادی گئی ہے اور میری تصویر حجر اسود پر بھی نظر آتی ہے۔(قومی اخبارات میں خبر)

❂ .... لاالہ الااللہ گوہر شاہی رسول اللہ کہنا چاہئے۔(مرید کو ہدایت)

❂ .... میرا طواف کرنا کعبہ کے طواف کرنے کے برابر ہے۔(جلسہ لکشمی چوک میں تقریر)

❂ .... ولایت نبوت سے بڑھ سکتی ہے' ولی نبی کا نعم البدل ہے' نبی دیدار الٰہی کو ترستے رہے اور اولیاء امت دیدار میں رہتے ہیں۔(مینارہ نور ص ۳۹)

❂ .... خضر علیہ السلام بدعت کے مرتکب ہوئے تھے۔(روحانی سفر)

❂ .... مدینہ جاکر رہنے والوں میں سے کوئی گمراہ ہوجاتا ہے کوئی گستاخ ہوجاتا ہے۔(روحانی سفر)

❂ .... عابد شیطان کا دوست اور گناہگار سخی شیطان کا دشمن ہے۔ مرید کو ''یاگوہر شاہی'' کا ورد کرنے کا حکم دیا۔اس کے علاوہ ایک مرید کا عقیدہ گوہر شاہی کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں :

سانسوں میں تیری خوشبو کچھ ایسی سمائی ہے
مستی میں صدا جھوموں یہی دل کی دہائی ہے
کعبے کو بھی دیکھا ہے صورت میں تیری گوہر
میرا عشق یہ کہتا ہے تیرے من میں خدائی ہے
میں لوح و قلم تیرے پھر بھی یہی مانگوں
تیرے سامنے موت آئے یہ میری بھلائی ہے

تم یا اللہ کہہ دو ' چاہے کہہ دو یا محمد
یا غوث الاعظم کہہ دو یا کہہ دو گوہر شاہی
(عقیدت کے پھول)

- ....حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (نعوذباللہ) امریکہ کے ایک ہوٹل میں ملاقات کی۔
- ....اللہ تعالیٰ بھی استغفار پر مجبور ہو جاتا ہے۔(تریاق قلب)
- ....آدم علیہ السلام نفس کی شرارت کی وجہ سے بہشت سے عالم ناسوت کی طرف پھینکے گئے (نعوذباللہ)۔(روشناس ص ۹)

گوہر شاہی مہدی

انجمن سر فروشان اسلام کے حلقے میں یہ بات مشہور کر دی گئی کہ امام مہدی وہ ہوں گے جس کی شبیہ چاند پر نظر آئے گی۔ پھر اچانک پورے پاکستان میں یہ مشہور کر دیا گیا کہ گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر نظر آرہی ہے۔ اب عوام میں اس موقف کی مقبولیت کے لئے ابھی میدان ہموار کیا جارہا ہے۔ لاہور میں انجمن کی طرف سے جاری کردہ ایک اشتہار میں جو عوام میں تقسیم کیا گیا اس میں بتلایا گیا ہے کہ پاکستان میں امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور اس کو صرف "اللہ ہو" کرنے والے ہی پہچان سکیں گے۔

یہ بات ہر مسلمان کے علم میں ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لہٰذا نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ نے چونکہ ابھی آنا ہے اس لئے یہ دروازہ ابھی کھلا ہے اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک امام مہدی اور حضرت عیسیٰ دنیا میں تشریف نہ لے آئیں۔ اسی صورت حال سے فائدہ اٹھا کر ماضی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مجدد پھر مہدی اور بالآخر عیسیٰ بن مریم اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی طرح اب اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گوہر شاہی نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کی تیاری شروع کر دی ہے۔

گوہر شاہی اپنی کتاب "سالانہ گوہر ۱۹۹۷ء ۱۹۹۸ء کے ص ۴۲ پر لکھتا ہے:

"کہ حضرت امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اور پاکستان کی ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں۔"

لوگ اگر ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے۔

کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں۔ ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا ان کے لئے بہتر ہے۔ (سالانہ گوہر ۱۹۹۶ء ۱۹۹۷ء ص ۸)

۲۰ اکتوبر ۱۹۹۶ء کے روزنامہ خبریں کے مطابق گوہر شاہی نے کراچی میں ایک جلسہ کا انعقاد کر کے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کانفرنس سے قبل ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو آستانہ کراچی کے ناظم عظیم دانش نے ایک پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیا تھا کہ گوہر شاہی نے چاند اور خلا میں نظر آنے والی شبیہ کی تصدیق کر دی ہے۔ آج ہم اس بات کی بحکم خداوندی تصدیق کرتے ہیں کہ چاند اور خلا میں نظر آنے والی شبیہ گوہر شاہی کی ہے۔

یہ تو چند مختصر عقائد ہیں ورنہ اگر آپ گوہر شاہی کے رسالے ملفوظات اور الہامات ملاحظہ فرمائیں گے تو کفر و شرک کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے اور ایک پوری نسل کو اسلام سے نکال کر گوہر شاہی کے غلط عقائد کی تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے۔ ان عقائد کو پڑھ کر ایک عام مسلمان بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ اس مذہب کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

بقیہ صفحہ از 62

نے اپنے مرزاڑے پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اور چک سے باہر مرزائی کی قبر پر تختی لگی ہوئی ہے جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ جو کہ مرزائی قانوناً اور شرعاً نہیں لکھ سکتے۔ ان ہر دو مقامات سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کیا جائے۔ وفد نے یقین دلایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ہر مسئلہ کا حل پر امن طریقہ سے چاہتی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے یقین دہانی کرائی کہ انشاء اللہ یہ مسئلہ پر امن طریقہ سے حل ہوگا۔ اسٹیشن کے قریب سوڈا بستی میں مرزائیوں نے مسلمانوں کے ایک پورے گھر کو مرزائی بنا رکھا تھا۔ مولانا رحمانی نے اسٹیشن کے دوستوں کے واسطے سے اس گھرانے کے سربراہ سے ملاقات کی اور اسے مرزائیت کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا تو اس آدمی نے کہا کہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ مرزائیت کیا ہے۔ اس نے اور اس کے پورے گھرانے نے قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے دوبارہ مولانا محمد قاسم رحمانی کے ہاتھوں اسلام قبول کر لیا۔ قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان گھر والوں کیلئے استقامت علی الدین کی دعا کریں۔

☆☆ غازی علم الدین شہیدؒ کے نقشِ قدم پر!

علامہ ابو ٹیپو خالد الازہری

بد قسمتی سے پاکستان کی سرزمین گستاخان رسول ﷺ کے لیے بے حد زرخیز ثابت ہوئی ہے جہاں وہ اپنے خبث باطن کا اظہار بھرپور اور آزادانہ طریقے سے کرتے ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ انہیں حکومتی حوصلہ افزائی اور سرپرستی بھی حاصل رہتی ہے۔

مئی ۱۹۹۳ء میں گوجرانوالہ کے ایک نواحی گاؤں (رتہ دوہتڑ) میں عیسائیوں نے ایک باقاعدہ منصوبے کے تحت شان رسالت ﷺ میں توہین کا ارتکاب کیا۔ ملزمان رحمت مسیح، منظور مسیح اور سلامت مسیح نے کاغذ کی پرچیوں پر حضور نبی کریم ﷺ کے مبارک نام کے ساتھ گستاخانہ جملے لکھ کر انہیں مقامی گاؤں کی مسجد کی لیٹرینوں میں پھینکا۔ ان میں بعض ایسی پرچیاں بھی برآمد ہوئیں جن پر آقا ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیتؓ کے خلاف گندی گالیاں لکھی ہوئی تھیں (نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ) اس سے پہلے مسجد کی لیٹرین کی اندرونی دیوار اور مقامی سکول کی بیرونی دیوار پر بھی حضور نبی کریم ﷺ کے خلاف توہین آمیز کلمات لکھے پائے گئے۔ یہ ناپاک سلسلہ کافی عرصہ جاری رہا۔ بالآخر بڑی کوششوں کے بعد ملزمان موقع پر گرفتار ہوئے۔ بڑی تگ و دو کے بعد مقدمہ درج ہوا۔ سیشن کورٹ میں ملزمان پر فرد جرم عائد کی گئی۔ مکمل عدالتی طریق کار کے بعد جرم ثابت ہونے پر قانون کے مطابق ملزمان کو سزا سنائی گئی۔ اس پر امریکہ اور یورپ میں کھلبلی مچ گئی۔ مغربی میڈیا نے چیخ چیخ کر دہائی دی کہ پاکستان میں عیسائیوں کو آزادی اظہار کے جرم میں سزا سنا دی گئی ہے۔ حقوق انسانی کی تنظیمیں ملزمان کے دفاع میں پورے لاؤ لشکر کے ساتھ میدان میں آگئیں۔ انہی دنوں "کرائم منسٹر آف پاکستان" بے نظیر بھٹو جو اپنے اقتدار کی کنفرمیشن اور ہر امریکی مفاد کو پورا کرنے کی یقین دہانی کے لیے امریکہ جارہی تھیں، اس مسئلہ پر نہایت غم و غصہ کا اظہار فرمایا اور کہا کہ

"توہین رسالت ﷺ کے مجرموں کو سزا دینے کے فیصلہ پر وہ ذاتی طور پر ناخوش ہیں اور عدالت کے فیصلہ پر انہیں حیرت بھی ہوئی ہے اور دکھ بھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ توہین رسالت ﷺ کے قانون میں ترمیم کرنا چاہتی ہیں"۔ (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور، روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۴ فروری ۹۵ء)

لہٰذا بے نظیر بھٹو کی خواہش اور حکم پر حکومت نے ملزمان کی طرف سے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ لاہور ہائی کورٹ میں اس کیس کی سماعت ایڈہاک بنیادوں پر بھرتی کیے گئے جسٹس عارف اقبال بھٹی اور جسٹس چودھری خورشید احمد نے کی جنہیں چیف جسٹس الیاس نے ایک منصوبے کے تحت نامزد کیا۔ ان دونوں ججوں کا تعلق پیپلز پارٹی سے تھا اور وہ اس کے سابقہ سرگرم راہنما رہ چکے تھے۔ جسٹس عارف اقبال بھٹی نے تو باقاعدہ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر وزیر اعظم میاں نواز شریف کے خلاف قومی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا تھا اور وہ پیپلز ورکس پروگرام کے انچارج بھی رہے۔ دینی حلقوں کی طرف سے بڑی شدت کے ساتھ یہ مطالبہ کیا گیا کہ مذکورہ دونوں ججوں کو اس کیس کی سماعت سے روک دیا جائے اور اس بین الاقوامی شہرت یافتہ کیس کی سماعت کے لیے غیر جانبدار، اچھی شہرت کے مالک سینئر ججوں پر مشتمل فل بنچ تشکیل دیا جائے مگر حکومت نے نہ صرف یہ مطالبہ مسترد کر دیا بلکہ ملزمان کی پوری طرح مدد کی۔

ان مذکورہ ججوں کو حکومت کی طرف سے ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ہر صورت میں ملزمان کو بری کریں۔ عدلیہ کی تاریخ میں اس بات کی مثال نہیں ملتی کہ نہ صرف اس کیس کی تیز ترین سماعت کی گئی بلکہ تماشا یہ ہوا کہ استغاثہ کے وکلاء کو سنا تک نہیں گیا۔ بہرحال چند دنوں کی "اندھا دھند" سماعت کے بعد مجرمین توہین رسالت ﷺ کو "باعزت" بری کر دیا گیا جبکہ عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ:

"اس کیس کی از سر نو تفتیش کر کے اصل مجرم تلاش کیے جائیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت اس طرف فوری توجہ دے گی اور اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کرے گی"۔

لیکن آج تک

- نہ تو اس کیس کی از سر نو تفتیش ہوئی
- نہ ہی اصل مجرم تلاش کیے گئے
- نہ ہی خفیہ ہاتھوں کو بے نقاب کیا گیا اور نہ ہی حکومت نے اس طرف توجہ دی۔

بلکہ مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہوئے ملزمان کو وی آئی پی کا درجہ دے کر پورے پروٹوکول کے ساتھ بیرون ممالک روانہ کر دیا جس سے تمام گستاخان رسول ﷺ کی نہ صرف حوصلہ افزائی ہوئی بلکہ انہیں اس ناپاک کام کی شہ بھی ملی۔

حال ہی میں سپریم کورٹ کے ایک فل بنچ نے احتساب بنچ کے بعض فیصلوں کے خلاف بے نظیر بھٹو کی ایک اپیل کا تفصیلی فیصلہ جاری کرتے ہوئے یہ ریمارکس دیے ہیں کہ

"انصاف کے تقاضوں کو قربان کر کے مقدمات تیزی سے نمٹانا انصاف نہیں کہلا سکتا"

کاش سپریم کورٹ کے یہ تاریخی ریمارکس توہین رسالت ﷺ کیس کی سماعت کرنے والے ججوں کے پیش نظر رہتے۔

قدرت کا انتقام دیکھئے کہ جب بے نظیر بھٹو اور ان کے شوہر پر کرپشن اور سرکاری خزانہ کی لوٹ مار کے مقدمات قائم ہوئے تو انہیں "خدا" یاد آیا۔ لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ میں اپنے خلاف کرپشن کے ریفرنس کی سماعت کے موقع پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے "مس سوئس" بے نظیر بھٹو نے کہا کہ "جو جج حکومت کے ساتھ کسی نہ کسی طور پر وابستہ رہے ہیں' ان کے روبرو ہمارے مقدمات نہیں لگائے جانے چاہئیں"۔ (روزنامہ "دن" لاہور' ۳ جون ۱۹۹۸ء)

ایک اور موقع پر انہوں نے عدلیہ پر عدم اعتماد کرتے ہوئے کہا کہ:

"انصاف ہوتا ہی نہیں' ہوتا نظر بھی آنا چاہیے۔ جس جج کے پاس بھی میرا کیس جاتا ہے' وہ حکومت کا حامی نظر آتا ہے"

(روزنامہ "دن" لاہور' ۲۳ جون ۱۹۹۸ء)

اسی طرح پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو اور ان کے شوہر آصف زرداری کے خلاف مقدمات کی سماعت جانبدار ججوں سے کرائی جا رہی ہے۔ انہوں نے چیف جسٹس اجمل میاں سے اپیل کی کہ ان کیسوں کو غیر جانبدار ججوں کو دیا جائے۔ (روزنامہ "دن" لاہور' ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء)

اسے کہتے ہیں میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو

سب سے قابل افسوس اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس بین الاقوامی حساس کیس کی سماعت کے دوران مغربی نمائندہ افراد' صحافی' بشپ' حقوق انسانی کے راہنما' سیکولر اور عیسائی مذہبی' سیاسی راہنما عدالت کے اندر اور باہر بے حد متحرک رہے۔ لیکن مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی راہنما صرف اخبارات میں محض خالی بیان دینے تک محدود رہے۔

معروف دانشور اور عاشق صادق جناب عطاء اللہ صدیقی فرماتے ہیں کہ "موجودہ دور کے فتنوں سے بے خبر رہنا بذات خود ایک فتنہ میں مبتلا ہونے کے مترادف ہے"۔

بہرحال یہ واقعہ ایک ایسا داغ ندامت ہے جو ملت اسلامیہ کے روشن چہرے سے کبھی نہیں مٹ سکتا اور سوائے معدودے چند عاشقان رسول ﷺ کے 'تمام مسلمان اس کوتاہی' بے حسی اور لاپروائی میں برابر کے ذمہ دار ہیں جس کی سزا وہ اجتماعی طور پر بے سکونی' پریشانی اور بے اطمینانی کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔

فیصلہ کرنے والے دونوں جج صاحبان آخرت کو سدھار چکے ہیں۔ جسٹس عارف اقبال بھٹی ایک نوجوان عاشق رسول ﷺ احمد شیر خاں نیازی کے ہاتھوں قتل ہوئے جبکہ جسٹس چودھری خورشید احمد اخباری اطلاعات کے مطابق اس واقعہ کے بعد دھمکیوں کے خوف سے انتہائی ڈپریشن اور کرب کی بناء پر گھر میں مقید ہو کر رہ گئے۔ وہ گھر کے دروازے یا ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے پر فوراً زمین پر اوندھے منہ لیٹ جاتے (بالکل ملعون گستاخ رسول سلمان رشدی کی طرح کہ ایک دفعہ اس کے گھر کے باہر ایک ٹیکسی کا ٹائر پھٹا تو رشدی ڈر کے مارے بے ہوش ہو گیا۔ اس نے سمجھا کہ موت کا فرشتہ آ پہنچا ہے اور ابھی کوئی عاشق رسول ﷺ اس کے کمرے میں داخل ہو کر اسے واصل بہ جہنم کرنے والا ہے) آخرکار اس خوف و ہراس کی کیفیت میں جسٹس خورشید جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

شعیب بن عزیز نے سچ ہی کہا تھا۔

اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

میرے خیال میں دونوں جج صاحبان نے دنیا و آخرت میں سرخرو ہونے کا سنہری موقع گنوا دیا۔ شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کا کیس گنہگار امتیوں کے پاس آیا تھا۔ یہ کوئی دنیاوی کیس نہ تھا جس میں انگریزی قانون کی موشگافیوں کا سہارا لے کر ملزم کی حمایت کی جاتی بلکہ یہ تو خالصتاً حصول شفاعت محمدی ﷺ کا کیس تھا جس کے مقابلہ میں دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کی سفارشوں اور خواہشوں کو جوتی کی نوک پر رکھ دیا جاتا ہے۔ انسان اس باسعادت امتحان میں سب کچھ ہار کر بھی جیت جاتا ہے۔

توہین رسالت ﷺ کے سلسلہ میں ایک مشہور واقعہ متھرا کے مالدار برہمن کا ہے جسے شان رسالت ﷺ میں توہین کا مجرم پایا گیا اور مغل شہنشاہیت کے چیف جسٹس شیخ عبدالغنی (قاضی القضاۃ) نے اسے موت کی سزا سنائی۔ مغل شہنشاہ اکبر نے اپنی حسین و جمیل ہندو مہارانیوں کے پرزور اصرار اور خوشامدی "جیالے" درباریوں کے اکسانے اور احتجاج پر متھرا کے وی آئی پی برہمن کی زندگی بچانے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن عدلیہ نے اکبر کی درخواست پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ وہاں تمام کاروبار حکومت دین الٰہی کے نام سے سیکولر خطوط پر چل رہا تھا لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ہمارے مذکورہ جسٹس صاحبان نے تو اسلام اور پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا حلف اٹھایا ہوا تھا..... مگر افسوس وہ اس کا بھی پاس نہ کر سکے۔

۱۹۹۶ء میں جسٹس عارف اقبال بھٹی اور جسٹس چودھری خورشید احمد پر وسیع پیمانے پر کرپشن' رشوت اور بدعنوانیوں کے الزامات لگے تو چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ کی سربراہی میں چاروں صوبوں کے چیف جسٹسوں پر مشتمل کمیٹی نے ان الزامات کی تحقیقات کی اور الزامات ثابت ہونے پر ان دونوں متنازعہ ججوں کو ان کے عہدوں سے فارغ کر دیا۔ یعنی

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے۔

Khatme Nubuwwat Centre
35 – Stockwell Green,
LONDON SW9 9HZ, UK
Tel: +44-171-7378199, Fax: +44-171-9789067
Email: webmaster@khatme-nubuwwat.org
Internet Address: http://www.khatme-nubuwwat.org

Date . June 15, 1999

Dear Brother in Islam,

Assalamu Alaikum!

Re: **14th Annual International Khatam-e-Nubuwwat Conference**

In September 1998, the Central Executive body of Aalami Majles-e-Tahffuz-e-Khatam-e-Nubuwwat (under the chairmanship of Hazrat Maulana Khan Muhammad Sahib) re-organised the organisational structure of Khatame Nubawwat Centre, London and it was announced in the Daily Jang, dated 11.09.98.

With immediate effect, numerous measures were taken to improve the standard and service provided by the Centre. Now the atmosphere in the Centre is very welcoming, all the brothers are requested to visit and make their own opinion.
Alhamdu Lillah, the trustees hold regular meetings to monitor the progress and the speed of work. The trustees also communicate with other scholars and intellectuals to seek their advice on numerous issues.

Now with the Taufeeq of Allah (SWT), we are planning to renovate the Grand Hall in the K-N Centre (21M x 14M) and turn it into a Multi-purpose Hall for the benefit of our community, particularly young brothers and sisters

1. **Prayer Hall**
   1.1. Daily (five times) prays (including Jumma) are offered on regular basis in the Pray Hall (16M X 15M).

2. **Khatam-e-Nubuwwat Library**
   2.1. A library with hundreds of authentic books has been established in the Centre.

3. **Refresher courses**
   3.1. A syllabus (English and Urdu) for Ulema has been prepared for refresher courses. The K-N Centre will provide return ticket, accommodation, food and set of books to the participants. All the responsible brothers are requested to forward two names from their mosques so that we arrange accordingly. For further information, please ring the above number.

4. **Literature**
   4.1. K-N Centre has full time operation to deliver literature throughout Europe, you are requested to contact us for free literature.
   4.2. Office in Germany and Belgium are in full co-ordination with the K-N Centre.

5. **A very special Request**
   5.1. **Please spare a few precious moments to read this very important letter and pin it on the notice board as well. Should you feel to see some further improvements in this Centre, please do not hesitate to forward your positive suggestion; we will endeavour to implement if feasible.**

Wassalm,

Management
K-N Centre

PS: Another letter thus encompassing the other Islamic/Community activities will follow this letter

Khatme Nubuwwat Centre, 35 Stockwell Green, LONDON SW9 9HZ

عقیدہ ختم نبوت کا تسلسل

مفتی محمد نعمان

بحیثیت مسلمان ہر فرد کو آقائے نامدار تاجدار رسل خاتم الانبیاء ﷺ کی ذات اقدس سے عقیدت و محبت کا تعلق ہوتا ہے۔ مسلمان اعمال کے لحاظ سے چاہے کتنا ہی گیا گزرا ہو۔ لیکن جب مسئلہ آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس کا آئے گا وہ تڑپ اٹھے گا۔ اور ہزار بار اپنی عزت و آبرو' جان و مال آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس پر قربان کرنے کو اپنے لئے عظیم سعادت سمجھے گا۔ آنحضرت ﷺ کو رب ذوالجلال نے ان اعزازات سے نوازا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر اس فرد تک جس کی موت کے بعد دنیا کا وجود صفحہ ہستی سے ختم ہو جائے گا۔ کسی کو ان اعزازات سے نہیں نوازا گیا۔ انہی اعزازات میں سے ایک اعزاز ختم نبوت ہے۔ بغیر کسی لفظی و معنوی چیز کے' جس کا واضح اور صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے :

(۱)............" ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شئ علیما ۔"

(۲)............" الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۔"

یہ آیت حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہمارے پیغمبر ﷺ پر نازل کی گئی تھی۔ اس سے قبل کسی نبی یا رسول نے یہ اعلان نہیں کیا۔ بلکہ ہر پیغمبر اپنے بعد آنے والے پیغمبر کی اطاعت کی دعوت دیتا رہا۔ اسی لئے یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ نبی اس وقت تک آتے رہے جب تک تکمیل دین کا اعلان نہیں ہوا۔ اور جب تکمیل دین کا اعلان ہو گیا۔ تو اب کسی نبی کی نبی کے حیثیت سے آنے کی کیا ضرورت ہے ؟۔ قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو مختلف پیراہوں سے مسئلہ ختم نبوت سمجھایا۔ تاکہ محبوب خدا کی امت اس مسئلہ کا انکار کر کے دوزخ کا ایندھن نہ بن جائے۔

رحمت دوعالم ﷺ نے ۲۱۰ مرتبہ سے زائد اپنی احادیث مبارکہ میں یہ مسئلہ بیان کیا۔ جن میں سے چند احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں۔

(۱)............"انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۰"

(۲)............"انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء۰"

آنحضرت ﷺ نے اس بات کا اعلان کر کے اپنی امت کو متنبہ کر دیا کہ:

"انه سیکون فی امتی ثلاثون کذابون دجالون کلهم یزعم انه نبی انا خاتم النبیین لانبی بعدی۰" ﴿ترجمہ: میرے بعد جھوٹے مدعی نبوت ہوں گے۔ لیکن وہ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹے کذاب اور دجال ہوں گے۔ بے شک میں ہی خاتم النبیین ہوں۔﴾

آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد پیش آنے والے واقعات کی جزئی تفصیلات تک بیان فرمادیں۔ اور اگر کسی نبی یا رسول ظلی بروزی تشریعی غیر تشریعی نبی نے آنا ہوتا۔ تو کیا دیگر انبیاء و رسل کی طرح ہمارے آقا ﷺ اتنے اس کی نشاندہی نہ فرماتے؟۔

حضرت کعب احبار یہود کے بہت بڑے عالم تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد تورات اور انجیل کے بہت بڑے عالم تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے بلایا اور کہا بیٹا تم جانتے ہو کہ جو کچھ مجھے حاصل تھا میں نے تم سے کچھ نہیں چھپایا۔ مگر دو اوراق ابھی تک میں نے تم پر ظاہر نہیں کئے۔ اور ان دونوں ورقوں کو میں نے ایک طاقچے میں جس کو تم دیکھ رہے ہو گارے میں بند کر دیا ہے۔ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ میں نے وہ دو ورق نکالے تو ان پر یہ کلمات لکھے ہوئے تھے:

"محمد رسول الله خاتم النبیین لا نبی بعدی۰ درمنثور ص ۱۲۲ ج ۳"

محدث ابو نعیم حضرت سعد بن ثاقب سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ کے یہود آنحضرت ﷺ کی صفات یوں بیان کیا کرتے تھے:

"انه نبی لانبی بعده وامه احمد۰ خصائص ص ۲۷ ج ۱"

اس کے علاوہ اور بے شمار ایسی شہادتیں آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر دیگر انبیاء کے حوالے سے کتب سابقہ میں موجود ہیں۔

جماعتی سرگرمیاں

بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

برمنگھم (رپورٹ مفتی محمد جمیل خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸ اگست ۱۹۹۹ء کو برمنگھم کی مرکزی مسجد میں ایک روزہ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ کی زیر صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس سے مختلف ملکوں سے آئے ہوئے دینی سکالروں' دانشوروں اور علماء کرام نے خطاب کیا۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس پر پوری دین کی عمارت استوار ہے۔ مقررین نے کہا کہ محبت اور عقیدت کا مرکز اور محور جناب رسالت مآب ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعوئ پیغمبر اسلام کی تضحیک اور اہانت ہے۔ انہوں نے کہا قادیانی جماعت اسلام دشمن طاقتوں کا آلہ کار بن کر عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کے خلاف سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ اب بھی موقع ہے کہ وہ جھوٹے نبی کو چھوڑ کر سچے نبی آخر الزماں ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو کر اپنی آخرت سنوار لیں' انہوں نے کہا کہ ہم جبر اور تشدد کے قائل نہیں' ہم اخلاص اور دل کی گہرائیوں سے خیر خواہ ہونے کی حیثیت سے قادیانیوں کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ موت سے پہلے اپنے ایمان کا معاملہ درست کر لیں' سرکار دو عالم ﷺ کا بتایا ہوا راستہ ہی دینی' دنیوی اور اخروی مقاصد کی کامیابیوں کا راستہ ہے۔ مولانا عبدالغفور حیدری جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام نے کہا کہ آج پوری دنیا قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہے' انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو راتوں رات غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا گیا' بلکہ ان کا موقف سن کر اور انہیں مکمل صفائی کا موقع دے کر ان کے ناپاک عقائد کی بنیاد پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا' انہوں نے کہا کہ حکومت نے اگر تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں یا اس کے طریق کار میں تبدیلی کرنے کی کوشش کی تو قوم یہ کبھی برداشت نہیں کرے گی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مستقل بنیادوں پر کام کرنے والی جماعت ہے' انہوں نے کہا

کہ ہم اپنے اکابرین کی طرح عدم تشدد کے قائل ہیں' قادیانیوں سے متعلق آئینی اور قانونی ضابطوں کے مطابق احتساب کرنا ہمارا طریق کار رہا ہے۔ حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیت العلمائے ہند نے کہا کہ دنیا میں جتنے انبیاء مبعوث ہوئے صداقت وامانت ان کا طرہ امتیاز تھا' انہوں نے کہا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام دعوؤں اور پیشین گوئیوں میں جھوٹا تھا' اس کے ہاں صداقت نام کی کوئی چیز نہ تھی' انہوں نے برطانیہ کے مسلمانوں سے استدعا کی کہ وہ اپنی اولادوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے فکر اور عملی کوشش کریں۔ صاحبزادہ طارق محمود ایڈیٹر لولاک نے کہا مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین متنازعہ فیہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات ہے' انہوں نے کہا جس کو گھڑی پر ٹائم دیکھنا نہیں آتا تھا اسے کیسے نبی مان لیا جائے' انہوں نے کہا انگلستان قادیانیت کا قبرستان بن کر رہے گا' صاحبزادہ طارق محمود نے اعلان کیا جب تک آقائے نامدار ﷺ کا آخری امتی باقی ہے قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا جائے گا۔ علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام سندھ نے اپنے خطاب میں مختلف حوالہ جات سے بتایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا تعالیٰ' حضور ﷺ' صحابہ کرام ؓ' اہل بیت کی اہانت کا ارتکاب کر کے مسلمانوں کے دینی جذبات کو مجروح کیا ہے' انہوں نے کہا کہ مسلمان جذبہ جہاد سے ہی زندہ رہ سکتے ہیں' انہوں نے کہا طالبان کے خلاف کارروائی مسلمانوں کے خلاف تصور کی جائے گی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ دجل وفریب کا نام ہے' جسے مخصوص مقاصد کے لئے پیدا کیا گیا تھا' انہوں نے برطانیہ کے مسلمانوں سے قادیانی فتنہ کے قلع قمع کے لئے متحد ہونے کی اپیل کی۔ معروف دینی سکالر مولانا زاہد الراشدی نے کہا قادیانی فتنہ کو تنسیخ جہاد کے لئے پیدا کیا گیا تھا' انہوں نے کہا کہ اسامہ بن لادن پوری مسلمان برادری کا حقیقی ہیرو ہے' جسے امریکہ دہشت گرد قرار دے رہا ہے' انہوں نے کہا سب سے بڑا دہشت گرد امریکہ ہے جو پوری دنیا میں اپنی چوہدراہٹ قائم کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ مولانا حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ نے کہا نوجوان نسل کو قادیانی فتنہ کے عقائد وعزائم سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ لارڈ نذیر نے کہا آج انگلینڈ میں تمام مذہبی اور دینی جماعتیں عقیدہ ختم نبوت اسلام اور پاکستان کے معاملے میں متحد ہیں۔ مسلمان کسی ایسی تنظیم کو برداشت نہیں کر سکتے جو عقیدہ ختم نبوت کی منکر ہو' انہوں نے برطانیہ کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ دفاعی اور فلاحی کاموں میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ برمنگھم میں ہونے والی بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس سے مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا منظور احمد الحسینی' طہ قریشی'

مولانا محمد خلیل بندھانی، مولانا نور الاسلام بنگلہ دیش، مفتی منیر احمد اخون، مولانا اشرف علی جانشین شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، مولانا ریاض الحق، قاری عبدالحمید بلجیم، مولانا مشتاق الرحمٰن مغربی جرمنی اور مولانا فداالرحمٰن درخواستی کے علاوہ مولانا فضل داد بریڈفورڈ، مولانا بہاؤالدین صدام مسجد، نے انگریزی زبان میں خطاب کیا۔ کانفرنس میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا اعظم طارق سپاہ صحابہ کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس میں برطانیہ کے مسلمانوں کا جوش وخروش دیدنی تھا، حاضری کے لحاظ سے اب تک ہونے والی کانفرنسوں میں ختم نبوت کانفرنس میں ریکارڈ حاضری تھی۔ کانفرنس میں مختلف قراردادیں بھی پیش کی گئیں جنہیں اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

چودھویں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں منظور ہونے والی قراردادیں

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں سے متعلق قومی اسمبلی کی 7 ستمبر 1974ء کو منظور ہونے والی غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ترمیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس مجریہ 1984ء پر پوری طرح عمل درآمد کراتے ہوئے قادیانیوں کی تبلیغی اور ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے اور قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنائے اور قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور شعائر اسلام کی توہین و تحریف سے روکا جائے۔ ان کی عبادت گاہوں کی مساجد کی شکل کو ختم کیا جائے۔

☆......یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان امتیاز قائم کرنے کے لئے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مسلمان، عیسائی، یہودی اور ہندو وغیرہ کے الفاظ درج کئے جائیں۔

☆......ووٹر لسٹ میں قادیانیوں کی الگ فہرست بنائی جائے اور ان کو آئین کے تحت ووٹر لسٹ میں نام درج کرانے کا پابند بنایا جائے اور اس سلسلے میں اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ قادیانی مسلمانوں کی ووٹر لسٹ میں نام درج نہ کرائیں اور مسلمانوں کے نام قادیانیوں کی فہرست میں جعلی طور پر درج کرائے جائیں۔

☆......یہ اجلاس ربوہ کے نام کی تبدیلی اور "چناب نگر" نام رکھنے پر پنجاب اسمبلی اور پنجاب حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس سلسلے میں دنیا پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ ربوہ نام کی تبدیلی قادیانیوں کی دشمنی کے طور پر عمل میں نہیں آئی بلکہ قادیانیوں کی جانب سے قرآن کریم کے ایک لفظ "ربوہ" کی غلط تعبیر اور تشریح کی وجہ سے اس نام کی تبدیلی کی گئی ہے اور اس نام کی تبدیلی سے قادیانیوں کے کوئی حقوق متاثر نہیں ہوئے۔ اس لئے اس سلسلے میں قادیانیوں کا پروپیگنڈہ قابل مذمت ہے۔

☆...... یہ اجلاس قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کی مذمت کرتے ہوئے وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ پاکستان کے کسی خطے میں قادیانیوں پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا گیا' کسی کو اس وجہ سے بے دخل نہیں کیا گیا کہ وہ قادیانی ہے بلکہ قادیانیوں کو اقلیتوں کے حقوق سے زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ دراصل اس پروپیگنڈہ کا مقصد مغربی قوتوں کی حمایت حاصل کرنا اور ان ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنا ہے۔

☆...... یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا طاہر اور قادیانی جماعت کے ذمہ داروں کے خلاف پاکستان اور اسلام کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے۔

☆...... یہ اجلاس توہین رسالتؐ قانون کے نفاذ کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھتا ہے کیونکہ اس کے نفاذ کی وجہ سے مسلمانوں اور اقلیتوں کے انبیاء کرام اور مذہبی شخصیات کی توہین کا راستہ بند ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں مغربی ممالک یا کسی اقلیت کو غلط فہمی ہے تو علماء کرام اس سلسلے میں وضاحت کے لئے تیار ہیں۔ دراصل قادیانی گروہ حضور اکرم ﷺ کی توہین کا راستہ بند ہونے کی وجہ سے اس قانون کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں' حالانکہ اس قانون کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کی توہین کرنے والے کی بھی سزا تجویز کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں برطانوی وزیر مملکت جیف ہون کا بیان لاعلمی پر مبنی ہے۔ یہ اجلاس ان رہنماؤں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ یکطرفہ باتیں سن کر تبصرہ کرنے سے گریز کریں اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ توہین رسالتؐ قانون اور 295-C کے سلسلے میں کسی دباؤ کو قبول نہ کرے اور اس کے طریقہ کار وغیرہ میں کسی قسم کی اگر تبدیلی کی گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس کو قبول نہیں کرے گی اور طریقہ کار میں تبدیلی توہین رسالتؐ کے قانون کو غیر موثر قرار دینے کے مترادف ہوگی۔

☆...... یہ اجلاس پاکستان میں یوسف ملعون اور گوہر شاہی کی جانب سے امام مہدی کے دعویٰ کو اسلامی تعلیمات کے خلاف قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین' حجر اسود کی توہین اور انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین پر ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆...... یہ اجلاس طالبان کی جانب سے افغانستان میں نفاذ شریعت کے عمل کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور احمد شاہ مسعود اور دیگر متحرب قوتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ طالبان حکومت کو تسلیم کر کے

لڑائی ختم کردیں۔ یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے طالبان کے خلاف جارحانہ کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اسامہ بن لادن کی آڑ میں یا انسانی حقوق کی آڑ میں وہ افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف کارروائیاں بند کردے۔ یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے جمعیت علماء اسلام اور مولانا فضل الرحمٰن کے خلاف دھمکیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس کی مذمت کرتا ہے۔

☆...... یہ اجلاس برطانیہ کی جانب سے عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا فضل الرحمٰن کو ویزہ جاری نہ کرنے کے عمل کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے واضح کرنا چاہتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس میں کسی مقرر نے خلاف قانون کوئی تقریر نہیں کی۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن کو ویزہ جاری کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس وزیراعظم محمد نواز شریف اور ان کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وعدہ کے مطابق فوری طور پر ملک میں شرعی قوانین نافذ کریں۔

☆...... یہ اجلاس کارگل محاذ کے سلسلے میں حکومت کے اقدامات اور نواز شریف، کلنٹن معاہدہ کو مسترد کرتے ہوئے مجاہدین کے موقف کی مکمل حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کی آزادی کے لئے پاکستان مکمل حمایت کرے۔

☆...... یہ اجلاس فلسطین، کوسوو، کشمیر، صومالیہ اور دیگر مظلوم مسلمانوں کی مکمل حمایت کرتے ہوئے عالم اسلام کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان ممالک کی آزادی کے لئے بھرپور حمایت کریں۔

☆...... اجلاس میں پاکستان کے خلاف بھارتی عزائم اور جنگی تیاریوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان اسلامی تعلیمات کے مطابق بھرپور دفاعی اقدام تیار کرے۔

☆...... اجلاس میں پاکستان کے مشہور عالم دین اور صحافی مولانا مسعود اظہر کی گرفتاری کو چھ سال سے زیادہ ہو جانے کے باوجود ہندوستان کی جانب سے نہ مقدمہ چلانے اور نہ رہا کرنے کے عمل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا مسعود اظہر اور دیگر قیدیوں کو فوری طور پر ہندوستان رہا کرے۔

☆...... اسامہ بن لادن کے سلسلے میں طالبان کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے امریکہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ محض مفروضات کی بناپر اسامہ بن لادن کے خلاف انتقامی کارروائیوں کا سلسلہ بند کرے۔

☆...... اجلاس میں صاحبزادہ حافظ محمد عابدؒ کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔

☆......اجلاس میں علماء بورڈ کی سفارشات کی تائید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فوری طور پر اس کو قانونی شکل دے تاکہ ملک سے فرقہ واریت کا سدباب ہو سکے۔

☆......یہ اجلاس مجاہدین کشمیر کی تحریک آزادی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ہندوستان اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر حل کرے۔ یہ اجلاس کشمیری مجاہدین کو بھرپور حمایت کا یقین دلاتا ہے اور ان کی کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔

☆......یہ اجلاس برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمیشن پر حملے اور سفارت کاروں اور عام مسلمانوں کو زخمی کرنے کے عمل کی مذمت کرتے ہوئی مطالبہ کرتا ہے کہ برطانیہ پاکستانی ہائی کمیشن کی خصوصی حفاظت کے انتظامات کرے۔

☆......یہ اجلاس ملک میں بڑھتے ہوئے خودکشیوں کے رجحان کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں اسلامی فضا پیدا کی جائے تاکہ مسلمان اس حرام عمل سے رک سکیں۔ یہ اجلاس علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس غیر شرعی عمل سے روکنے کے لئے ترغیب کا راستہ اختیار کریں۔

☆......یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں احتساب کا عادلانہ نظام قائم کیا جائے تاکہ ہر شخص کا احتساب ہو سکے اور کسی کو انتقامی کارروائی کی شکایت کا اندیشہ باقی نہ رہے اور حکمران سب سے پہلے اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کریں۔

خان گڑھ میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اکیڈمی سلیمان والا میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب عبدالشکور مونڈ نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مظفر گڑھ تھے۔ کانفرنس سے مولانا محمد لقمان علی پوری' مولانا بشیر احمد' مولانا مفتی محمد شریف صدر جماعت اہل سنت مظفر گڑھ' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا امام الدین قریشی' مولانا احمد یار خان' مولانا قاری محمد صادق سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے علاقہ خان گڑھ کے قادیانی ڈاکٹر مشتاق احمد سگو کی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر گرفتاری اور کیس کی خصوصی عدالت ڈیرہ غازی خان میں منتقلی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مذکور کی تبلیغی' ارتدادی

سرگرمیوں سے ایک نوجوان بشیر احمد ولد حافظ غلام یاسین گاذر سکنہ کبیر پور خان گڑھ نے قادیانیت قبول کرلی۔ اس کا جب دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو علم ہوا تو دفتر ختم نبوت ملتان سے مولانا خدا بخش صاحب اور مولانا بشیر احمد صاحب خان گڑھ پہنچے اور پروفیسر محمد ابراہیم صاحب کی معیت میں بستی سگو میں قادیانی سے گفتگو کی اور اس نوجوان کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا جس سے اسے دوبارہ اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ علماء کرام نے نوجوان کو دوبارہ اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دی اور اس کی استقامت کی دعا کی۔ علماء کرام نے اپنے خطابات میں قادیانیوں کے عقائد و عزائم پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت' فتنہ گوہر شاہی' فتنہ یوسف کذاب اور فتنہ ابوالخیر اسدی سے بچنے کی تلقین کی۔ کانفرنس سے قرب و جوار سے سینکڑوں مسلمان شریک ہوئے۔ کانفرنس میں ایک قرارداد پیش کی گئی جس میں قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے اور قانون پر عمل درآمد کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک اور قرارداد میں فرید احمد قادیانی رینج آفیسر شجرکاری پراجیکٹ علی پور کے فوری تبادلہ کا مطالبہ کیا گیا۔

ختم نبوت کے رہنماؤں کا تبلیغی دورہ بہاولپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا خدا بخش شجاع آبادی گذشتہ ہفتے بہاول پور تشریف لائے۔ مولانا محمد اسحٰق ساقی' مولانا عطاء الرحمٰن' مولانا محمد زبیر اور ریاض احمد چغتائی نے مولانا کا استقبال کیا۔ مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مولانا محمد اسحٰق ساقی نے ضلع بہاول پور کے مختلف مقامات کا دورہ بھی کیا۔ علماء نے جن علاقوں کا دورہ کیا ان میں حاصل پور' چک نمبر ۱۹۲ مراد' خیر پور ٹامیوالی' منڈی یزمان' جامع مسجد ون یونٹ کالونی شامل ہیں۔ ان مقامات پر علماء نے خطاب بھی کیا اور احباب سے ملاقاتیں کیں۔ چک ۱۹۲ مراد میں قادیانیوں کی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ چک مذکورہ میں قادیانی اپنی عبادت گاہ تعمیر کر رہے تھے جو کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی کوششوں اور حاصل پور کے احباب کے تعاون سے ایک وفد مقامی انتظامیہ سے ملا اور صورت حال سے آگاہ کیا۔ انتظامیہ نے تعمیر رکوادی لیکن مرزائیوں نے شرارت کر کے دوبارہ تعمیر شروع کردی۔ مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مولانا محمد اسحٰق ساقی نے حکومت اور ضلع بہاول پور کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو قانون کا پابند کیا جائے اور آرڈیننس کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مولانا محمد اختر کا دورہ خوشاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا خدا بخش شجاع آبادی تبلیغی دورہ پر خوشاب تشریف لائے۔ مولانا قاری سعید احمد اسعد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب' ملک مظہر الحق اعوان صدر شبان ختم نبوت خوشاب' سائیں فاروق' محمد جہانگیر اور دوسرے جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں اور جماعتی امور پر مشاورت ہوئی۔ ضلع خوشاب میں قادیانیوں کی امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور ضلع خوشاب میں مجلس کے کام کو وسعت دینے کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ خوشاب شہر کی مختلف مساجد میں درس قرآن ہوئے جس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوانات پر مولانا خدا بخش شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ اس کے بعد مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مولانا محمد اختر نے ضلع خوشاب کے مختلف مقامات جن میں وادی سون' انگہ' جابہ' ہڈالی' روڈہ' جوہر آباد کا تبلیغی دورہ کیا۔

ختم نبوت اوکاڑہ کی سرگرمیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا ایک اجلاس ضلعی امیر قاری محمد الیاس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس میں مولانا عبدالاحد' مولانا حبیب الرحمٰن' مولانا کفایت اللہ' مولانا عبدالرزاق' نور محمد' قاری محمد یونس' مولانا محمد اسماعیل' قاری محمد طارق سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس میں گستاخ رسول کی سزا کے قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی کی خبروں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ اسلامیان پاکستان ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم یا طریقہ کار میں تبدیلی کو سازش قرار دیتے ہیں اور حکمرانوں کو اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دیں گے۔ اگر حکمرانوں نے اپنے غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کی خاطر تبدیلی کی تو ہم کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اجلاس میں ۷ /۸ /اکتوبر ۱۹۹۹ء کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور شرکت کا عزم کیا گیا اور طے ہوا کہ حسب سابق قافلہ بخاری مسجد ریلوے اسٹیشن سے روانہ ہوگا۔

تحصیل پھالیہ کے موضع اسد اللہ پور اور گولیکی میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی کو روکا نہ گیا تو حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی

قادیانیت' دہشت گردی' قبضہ گروپ' سینہ زوری اور عیاری وچالاکی کا دوسرا نام ہے۔ قادیانی دہشت گردی خود کرتے ہیں لیکن الزام مسلمانوں کو دے کر دنیا بھر میں نام نہاد مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنے لگتے ہیں۔ یہ کیفیت موضع اسد اللہ پر کی ہے۔ جس میں کچھ گھرانے قادیانی ہیں۔ جبکہ گردونواح کے گاؤں سدوکی' گولیکی' وغیرہ میں بھی کچھ قادیانی گھرانے ہیں۔ ان کی جارحیت کا عالم یہ ہے کہ اپنے گھروں پر قانوناً ممانعت کے باوجود کلمہ طیبہ لکھوا رکھا ہے اور گورنمنٹ کے قائم کردہ ڈاک خانہ پر کلمہ طیبہ کے علاوہ مرزائی بیعت نامہ بھی لٹکایا ہوا ہے۔ یوں بزور قوت مرزائیت کی تبلیغ جاری ہے۔ اس گاؤں میں تین قبرستان ہیں۔ ان میں سے ایک پر قادیانیوں نے جبراً قبضہ کر رکھا ہے۔ جو کہ سرکاری کاغذات میں مقبوضہ اہل اسلام ہے۔ جبکہ باقی دونوں قبرستانوں میں بھی مسلمانوں کے درمیان اپنے مردے دفن کرتے ہیں۔ اس صورت حال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی کی سربراہی میں ایک وفد نے ڈپٹی کمشنر منڈی بہاؤالدین سے ملاقات کی اور سنگین صورت حال سے آگاہ کیا۔ جنہوں نے اسسٹنٹ کمشنر جناب مقصود احمد لک کو کارروائی کرنے کے احکامات صادر کئے۔ وفد میں اہل دیہہ کے نمایاں افراد کے علاوہ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کے نائب امیر غلام نور' جنرل سیکرٹری ملک محمد یامین قادری' مولانا لال شاہ' اکرام اللہ خان' ماسٹر محمد صادق' ملک بشیر احمد' ملک محمد ارشد' ڈاکٹر محمد طارق' ڈاکٹر محمد عارف' ڈاکٹر امجد شکور اور سیف اللہ شامل تھے۔ 23 اگست 1999ء کو وفد ڈی سی سے پھر ملا' جبکہ 24 اگست کو گاؤں کے سینکڑوں افراد پر مشتمل وفد نے مولانا قاری عبدالحی اور مولانا محمد طیب فاروقی کی سرکردگی میں اے سی صاحب سے ملاقات کی اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا۔ جنہوں نے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ مسلمانوں کے وفد نے دوبارہ اے سی سے ملاقات کی اس موقع پر علاقہ کے ایس ایچ او سید نثار علی شاہ اور متعلقہ پٹواری کو بھی ملاقات میں سرکاری سطح پر شریک کیا گیا۔ اس پر اے سی جناب مقصود احمد لک نے یہ اعلان کیا کہ وہ اس تنازعہ کا جلد فیصلہ کردیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ ہے کہ: (۱)...... متذکرہ بالا قبرستان مسلمانوں کے حوالہ کیا جائے۔ (۲...... باقی دونوں قبرستانوں میں قادیانی مردوں کو دفن کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔ نیز مرزائیوں کے لئے الگ قبرستان مختص کیا جائے۔

مرزائیوں کے گھروں اور ڈاک خانہ پر کلمہ طیبہ کا لکھا جانا کلمہ طیبہ کی توہین اور قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اس لئے ان مقامات سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کیا جائے۔ قادیانیوں کے بیعت نامے کو مٹایا جائے اور قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو روکا جائے۔

مولانا خدا بخش' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا محمد طیب کا دورہ گجرات' منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا خدا بخش' مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا محمد طیب فاروقی نے گجرات' کھاریاں اور منڈی بہاؤالدین کے علاقوں کا دورہ کیا اور مختلف اجتماعات سے خطاب کے علاوہ انفرادی ملاقاتیں کر کے مرزائیت کے خلاف جدوجہد کو تیز کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے منڈی بہاؤ الدین میں مرکزی جامع مسجد' مدرسہ نورالہدیٰ' جامع مسجد نور' جامع مسجد شاہی' محمود مسجد' اقصیٰ مسجد' کچہری مسجد' مسجد اہل حدیث کھیوہ' مدنی مسجد پرانی پنڈی' گجرات شہر' کھاریاں' بجن کسانہ' بھدر' چھوکر خورد' بھورچھ' بسوہا' کوٹلہ ارب علی خان' سدووال' روپیری اور چاچووال میں دینی اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا خدا بخش نے موضع بھدر' مولانا فقیر اللہ نے مدنی مسجد' مولانا محمد طیب فاروقی نے کوٹلہ ارب علی خان میں جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ اور بعد میں مولانا عبدالماجد' حافظ ارشاد اللہ صدیقی' قاری خلیل الرحمٰن' میاں محمد طفیل' قاری وکیل احمد عثمانی سے ملاقاتیں ہوئیں اور جماعتی امور پر مشاورت ہوئی۔

محمدیہ مسجد ڈاور میں فتح اسلام کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے زیر اہتمام محمدیہ مسجد ڈاور میں ایک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد حسین چنیوٹی' مولانا احمد یار چاریاری' مولانا عبدالواحد اور مولانا غلام مصطفیٰ نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں مرزا قادیانی کی کذب بیانی' اسلام کے خلاف اس کی بدزبانی اور اس کے کفریہ عقائد اور مسئلہ ختم نبوت پر مفصل روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ مولانا غلام مصطفیٰ نے لالیاں' احمد نگر' ڈاور' مخدوماں' برجی' کوٹ پٹھان' جبانہ اور چک 46 کا دورہ کیا اور قادیانیت کے متعلق لٹریچر تقسیم کیا۔

ختم نبوت کے وفد کی ڈپٹی کمشنر بہاول نگر سے ملاقات اور قادیانی گھرانہ کا قبول اسلام

مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول نگر کے تین رکنی وفد نے ڈپٹی کمشنر بہاول نگر سے ملاقات کی' جس میں مولانا عبدالحفیظ' مولانا سعید احمد اور مولانا محمد قاسم رحمانی شامل تھے۔ ملاقات میں ڈپٹی کمشنر صاحب کو ایک درخواست دی گئی اور اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ تحصیل چشتیاں ڈہرانوالہ چک 68 مراد میں قادیانیوں

بقیہ صفحہ 46 پر

☆☆ تبصرہ کتب ☆☆

نام کتاب : بزم منور

مصنف : مولانا عبدالقیوم حقانی

صفحات : 288

ناشر : جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد اڈا ارڑہ میانہ ڈاک خانہ اکوڑہ خٹک

خطیب اسلام مولانا منور حسین صورتی خطیب جامع مسجد بالہم لندن ایک ثقہ عالم دین اور منجھے ہوئے خطیب ہیں۔ آپ نے عرصہ دراز سے جامع مسجد بالہم کی خطابت کا فریضہ اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ جس سے خلق خدا اچھا طور پر نفع پا رہی ہے۔ ان خطابات اور دروس کو پاکستان کے ممتاز محقق و مصنف عالم دین مولانا عبدالقیوم حقانی نے خوبصورت کتاب کی شکل میں شائع کیا ہے۔ کتابت طباعت جلد بندی میں نہایت اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اہل علم و خطبا حضرات کے لئے ایک عمدہ استفادہ کی چیز ہے۔

نام کتاب : میں توبہ کرنا چاہتا ہوں

مصنف : محمد صالح

صفحات : 96

ناشر : طیب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان فون :540513

انسان گناہوں کا پتلا ہے بایں ہمہ جتنا وہ گناہ گار ہو رحمت پروردگار اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ گناہ کے بعد توبہ کا راستہ اختیار کرنا اپنے گناہوں کی ڈھیری کے نام و نشان کو مٹاتا ہے۔ شریعت و نبوت کی تعلیمات کے مطابق توبہ کی جائے تو اللہ پاک پروردگار عالم ضرور عفو و کرم کا معاملہ فرماتے ہیں۔ اس عنوان پر یہ کتابچہ طیب اکیڈمی کی بہترین اور شاندار روایات کا آئینہ دار ہے۔ طباعت کاغذ ٹائٹل جاذب نظر ہے۔

نام کتاب : قرآن کریم اور علم النفس

مصنف : محمد عثمان نجاتی

صفحات : 500

ناشر : طیب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

قرآن مجید اللہ رب العزت کی وہ آخری وحی ہے جو اس کے آخری نبی حضرت محمد عربی صلی اللہ

علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نازل ہوئی۔ دنیائے علم جوں جوں ترقی کرتی جاتی ہے قرآن مجید کی صداقت وحقانیت کے اسرار ورموز روز بروز وسیع طور پر سامنے آتے جاتے ہیں۔ زیر نظر کتاب جناب محمد عثمان نجاتی کی ہے۔ جسے مولانا محمد فہیم اختر ندوی نے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ انسانی نفسیات اور احکام قرآنی کے اعجاز قرآنی کا ایک منفرد شاہکار جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لئے انسانی نفسیات اور اس کا علاج قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لئے یہ کتاب لاجواب اہتمام کا کام دے سکتی ہے۔ ظاہری وباطنی تمام تر خوبیوں کا مرقع ہے۔ امید ہے کہ اہل علم اسے پذیرائی بخشیں گے۔

نام کتاب : انمول موتی

مصنف : مفتی محمد زبیر بھیات جنوبی افریقہ

صفحات : 78

ناشر : جامع ابوہریرہ خالق آباد آکوڑہ خٹک

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا مسیح اللہ خان کے ملفوظات کی خوبصورت اور اچھوتے انداز میں تلخیص کرکے اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔ جنوبی افریقہ کے مولانا محمد زبیر بھیات نے اسے مرتب کیا ہے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے اسے خوبصورت انداز میں اپنے ادارہ کی طرف سے شائع کیا ہے۔ پڑھنے کے پڑھنے کی چیز ہے۔

نام کتاب : تسہیل المتوسطہ

مصنف : صاحبزادہ محمد حماد انذر قاسمی

ناشر : قاسمیہ دارالاشاعت مدرسہ فاروقیہ چوک امام صاحب سیالکوٹ

ہمارے پاکستان کے دینی جامعات کی تنظیم وفاق المدارس میں درجہ متوسطہ کے لئے انگلش کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ متوسطہ سوم کی انگلش کی کتاب کا آسان اردو ترجمہ اور مشقوں کے حل پر مشتمل یہ کتاب صاحبزادہ محمد حماد انذر قاسمی نے مرتب کی ہے۔ مصنف حضرت مولانا محمد انذر قاسمی مرحوم کے جانشین ہیں۔ ان کی اس کاوش پہ انتہائی دلی خوشی ہوئی۔ امید ہے کہ ہمارے وفاق کے مدارس اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے اور اس کی قدردانی کریں گے۔

بچوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

اب بھی وقت ہے

مرزا نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے "یاجوج ماجوج دو بلند اقبال قومیں ہیں "یاجوج ماجوج کے بارے میں لکھتے وقت وہ یہ بالکل بھول گیا بلکہ یہ بات اس نے دانستہ بھلا دی کہ یاجوج ماجوج کے بارے میں ہمیں آخر اللہ تعالیٰ نے اور نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے۔ آپ ﷺ سے پہلے تو یاجوج ماجوج کے بارے میں کسی نے اس امت کو کچھ نہیں بتایا تو آیئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ یاجوج ماجوج کے بارے میں احادیث کی کتب میں کیا لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"حتیٰ کہ جب یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے تیز رفتاری کے ساتھ اتریں گے۔" (سورہ انبیاء)

"یاجوج ماجوج قیامت کی دس بڑی نشانیوں میں سے ایک ہیں۔" (مسلم، ابوداؤد)

"لوگ امن چین کی زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے۔ (مسلم، حاکم)

"یاجوج ماجوج کا مقابلہ کسی کے بس کی بات نہ ہوگی۔" (مسلم)

"یاجوج ماجوج اتنی بڑی تعداد میں تیزی سے نکلیں گے کہ ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے۔" (مسلم)

"وہ پہاڑوں کو روند ڈالیں گے، زمین پر تباہی مچادیں گے اور سمندر کے سمندر پی جائیں گے۔" (حاکم، مسلم)

"آخر یاجوج ماجوج کہیں گے زمین والوں پر تو ہم غالب آچکے آؤ اب آسمان والوں سے جنگ کریں۔ (حاکم)

"(ان سے بچنے کے لئے) اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو حکم فرمائیں گے کہ وہ مسلمانوں کو کوہ طور پر جمع کرلیں۔" (مسلم)

"یاجوج ماجوج کی وجہ سے عیسیٰ ابن مریم اور مسلمان گھر کر رہ جائیں گے۔ تب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کریں گے کہ وہ یاجوج ماجوج کے لئے بد دعا فرمائیں تو وہ بد دعا فرمائیں گے۔ (مسلم)

"اس بد دعا پر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں اور کانوں میں ایک کیڑا پیدا فرمائیں گے۔ اس سے ان کے حلق میں ایک پھوڑا نکلے گا جس سے ان سب کے جسم پھٹ جائیں گے اور وہ سب اچانک ہلاک ہو جائیں گے۔ (مسلم)

"اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے لیکن پوری زمین ان کی لاشوں سے بھری ہوگی جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی۔ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ لمبی گردنوں والے پرندے بھیج دے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک دیں گے۔ (مسلم)

"پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائیں گے کہ زمین کو آئینہ کی طرح صاف کردیں گے اور زمین اپنی اصلی حالت پر پھلوں وغیرہ سے بھر جائے گی۔

واضح ہوا یاجوج ماجوج قیامت کی نشانی ہیں، ایک فتنہ ہیں، زمین پر تباہی مچائیں گے، اس فتنہ سے بچنے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کو کوہ طور پر پناہ لینا پڑے گی پھر حضرت عیسیٰ ان کے لئے بد دعا فرمائیں گے اور اس طرح ان کا خاتمہ ہوگا لیکن مرزا نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ یاجوج ماجوج دو بلند اقبال قومیں ہیں۔ اقبال نصیب کو کہتے ہیں۔ یعنی مرزا کا مطلب ہے بلند نصیب والی دو قومیں لیکن یہ تمام احادیث مرزا کی اس بات کے بالکل الٹ مرزائیوں کو کچھ اور سبق دے رہی ہیں یہ کہ اب وقت ہے خود کو جہنم سے بچا لو اور مرزا کے جھوٹے ہونے کا اعلان کر کے اسلام قبول کر لو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکیں اللہ اللہ ‘ مکاں اللہ اللہ

جمال محمد کی شاں ‘ اللہ اللہ
فدا اس پہ کون و مکاں اللہ اللہ

کمال محمد عرب سے عجم تک
ہے چمکا زماں در زماں اللہ اللہ

یہ فصل بہاراں انہی کے ہے دم سے
ہے ہر گل میں ان کا گماں اللہ اللہ

ہے خلد بریں ان کا روضہ جہاں میں
مکیں اللہ اللہ ‘ مکاں اللہ اللہ

زمیں سے گئے جب وہ عرش بریں تک
بچھی نور کی کہکشاں اللہ اللہ

کھلا ہے یہ معراج سے راز سب پر
ہے ہر راز ان پر عیاں اللہ اللہ

بڑی تلخیاں دشمنوں سے ملیں تھیں
مگر ان کی شیریں زباں اللہ اللہ

جو قدموں میں ان کے ملے جا کے راحت
نہیں ہو سکے وہ بیاں اللہ اللہ

عجب کیف و مستی ہے روضے پہ ان کے
ہجوم غم عاشقاں اللہ اللہ

ابوبکر و فاروق و عثماں علی سب
نبوت کے یہ رازداں اللہ اللہ

صحابہ نے اپنے لہو سے جو لکھی
عزیمت کی وہ داستاں اللہ اللہ

انہی کا ہے صدقہ جبھی کر رہے ہیں
زمیں اللہ اللہ زماں اللہ اللہ

حبیب ان پہ ایماں کا ہے یہ تقاضا
ہو ہر وقت ورد زباں اللہ اللہ

از ابن انیس مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مدظلہ
مہتمم جامعہ ملیہ اسلامیہ فیصل آباد

Monthly Laulak Multan Regd.No.M-108

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

مسلم کالونی چناب نگر میں سالانہ

ردقادیانیت وعیسائیت کورس

14 نومبر تا 7 دسمبر 1999ء مطابق 5 شعبان تا 28 شعبان 1420ھ

پڑھانے اور لیکچر دینے والے حضرات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب
حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی	صاحبزادہ طارق محمود صاحب
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب
حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی	حضرت مولانا عبداللطیف مسعود
حضرت مولانا خدا بخش صاحب	حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب	جناب الحاج اشتیاق احمد صاحب
جناب محمد متین خالد صاحب	جناب محمد طاہر رزاق صاحب

☆ کورس میں داخلہ درجہ رابعہ سے فارغ اور میٹرک پاس طلباء کو دیا جائے گا۔ ملازمین اور تجارت پیشہ حضرات بھی تشریف لا سکتے ہیں۔ ☆ شرکاء موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ ناشتہ کھانا کاغذ قلم ادارہ فراہم کرے گا۔ ☆ درخواست سادہ کاغذ پر آج ہی بھجوا دیں۔ طلباء امتحان سے فارغ ہوتے ہی مسلم کالونی تشریف لا سکتے ہیں۔

شعبہ دارالمبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون 514122